سلسلة المناهج الدراسية والتربوية

امام نووی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب

الأربعين النووية

اور امام ابن رجب رحمہ اللہ کے مفید اضافات کیساتھ

کا نادر نسخہ

جامع العلوم والحکم



تالیف

امام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ

تقدیم

قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مدیر

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

تخریج

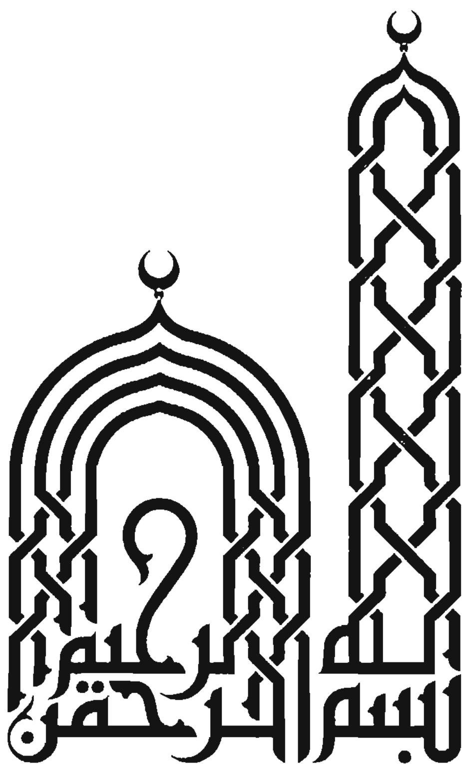
قاری بلال نذیر حفظہ اللہ

فاضل القراءات العشر المتواترۃ

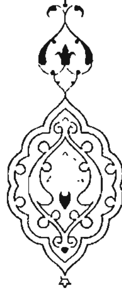
مدرس

کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ





اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔



امام نووی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب

الأربعین النوویة

اور امام ابن رجب رحمہ اللہ کے مفید اضافات کیساتھ

جامع العلوم والحکم

کا نادر نسخہ

سلسلة المناهج الدراسية والتربوية

امام نووی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب
الأربعين النووية
اور امام ابن رجب کے مفید اضافات کیساتھ

جامع العلوم والحکم

کا نادر نسخہ

تالیف: امام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ

تقدیم: قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی
مدیر
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

ترجمہ: قاری بلال نذیر حفظہ اللہ
فاضل القراءات العشر المتواترۃ
مدرس
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

الوقف القرآنی الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

امام نووی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب

الأربعين النووية

اور امام ابن رجب رحمہ اللہ کے مفید اضافات کیساتھ

جامع العلوم والحکم

کا نادر نسخہ

تالیف ـــــــــ امام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ

تقدیم ـــــــــ قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ

تخریج ـــــــــ قاری بلال نذیر حفظہ اللہ

ڈیزائننگ و پرنٹنگ ـــــــــ حافظ سعد حمید حفظہ اللہ

صفحات ـــــــــ 88

اشاعت ـــــــــ 2023ء

ناشر ـــــــــ الوقف الدراني الخيري
كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

يطلب من

الوقف الدراني الخيري

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
Mob: 0322-6495123

www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com



فہرست مضامین



تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِالْهِدَایَةِ، وَکَرَّمَنَا بِحِفْظِ الْقُرْآنِ وَالرِّوَایَةِ، فَفِیْهِمَا کِفَایَةٌ لِمَنْ لَهُ بَصِیْرَةٌ وَدِرَایَةٌ، أَمَّا بَعْدُ!

انسانی زندگی کو روشن اور منور کرنے کے لیے جو دستور اور آئین سرورِ کائنات ﷺ نے اپنی امت کو عطا کیا وہ قرآن وسنت کا دستور ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا:

«تَرَکْتُ فِیْکُمْ أَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا: کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهِ ﷺ»

''میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ رب العزت کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔''[1]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ».

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جن کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے: اللہ رب العزت کی کتاب قرآن مجید اور میری سنت، اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گی یہاں تک حوض پر مجھے آملیں گی۔''[2]

---

[1] الموطا: 1594، المستدرك علی الصحیحین: 319

[2] صحیح الجامع: 2937





اسی لیے حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

«كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ بِالْقُرْآنِ فَيُعَلِّمُهُ إِيَّاهَا كَمَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ»

''سیدنا جبریل امین علیہ السلام جس طرح نبی کریم ﷺ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے اسی طرح سنت بھی لے کر نازل ہوتے تھے، اور سنت کی تعلیم بھی اسی طرح دیتے جس طرح قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔''[1]

اور توحید واخلاص کے بعد کسی بھی عمل کی قبولیت کی بنیادی شرط سنت نبوی کی اتباع ہے کہ جب تک وہ عمل سنت نبوی کے مطابق نہ ہوگا، شرف قبولیت سے محروم رہے گا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

''جس نے ہمارے اس دین اسلام میں اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں، تو وہ مردود و نا قابل قبول ہے۔''[2]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

«مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ عمل مردود ہے۔''[3]

اور سنت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ ہم امام مالک رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ سنت کا تذکرہ ہوا تو امام مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے:

«اَلسُّنَّةُ سَفِينَةُ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ»

''سنت تو کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔''[4]

① سنن الدارمی:588، مجموع الفتاوی:3/ 366 ② صحیح البخاری: 2697، صحیح مسلم:4467

③ صحیح مسلم:1718 ④ تاریخ بغداد:7/ 336، ذم الکلام و أهله:4/ 124، مجموع الفتاوی:4/ 57



اور طلحہ بن عبید اللہ بغدادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ کشتی میں سفر کیا تو وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتے تھے لیکن جب بولتے تو یہ کہتے:

«اَللّٰهُمَّ أَمِتْنَا عَلَى الإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ»

''اے اللہ! ہمیں اسلام اور سنت پر موت دینا۔''[1]

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین میں جس طرح لوگوں نے قرآن مجید کی خدمت کو اپنا تھیم بنایا اور ''قراء'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اسی طرح حدیث وسنت کے حفظ کو شعار بنانے والوں نے ''حفاظ ومحدثین'' کا لقب پایا۔ اور حدیث کی اہمیت وفضیلت وعظمت اور حجیت کو چار چاند لگانے کے لیے انہوں نے اپنی زندگیاں کھپا دیں۔

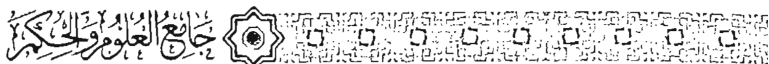
چنانچہ! کتابت حدیث اور حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ امت کو حدیث حفظ کروانے کے لیے سلف نے مختلف مجموعات کو ترتیب دیا تا کہ طالبین علوم نبوت حدیث کے ان سنہری موتیوں کو اپنے سینوں میں محفوظ کر کے دنیا وآخرت میں سعادتوں کے مستحق ٹھہر سکیں۔

جیسا کہ امام مقدسی رحمہ اللہ (600) کی «عُمْدَةُ الْأَحْكَامِ» اور امام ابن عبدالهادی رحمہ اللہ (744) کی «اَلْمُحَرَّرُ فِي الْحَدِيثِ» اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (852) کی «بُلُوْغُ الْمَرَامِ» اور دکتور عبدالمحسن قاسم حفظہ اللہ کی «اَلْجَامِعُ لِمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ» اسی مبارک تسلسل کی کاوش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین نے فہم حدیث کے ساتھ ساتھ اس کے حفظ کا بھی خوب اہتمام کیا۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کو 10/ 10 لاکھ احادیث یاد تھیں۔ اسی مبارک تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ (676) نے ''اربعین'' کو ترتیب دیا اور بعد میں امام ابن رجب رحمہ اللہ (795) نے اس پر ضروری اضافات کر کے «جَامِعُ الْعُلُوْمِ وَالْحِكَمِ» کے نام سے ترتیب دیا۔ جس کو عوام وخواص میں قبولیت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ کتاب ادارے کے سال اول کے نصاب میں شامل ہے جس کی طلباء کو جہاں تفہیم وتوضیح کروائی جاتی ہے وہاں اس کو زبانی یاد بھی کروایا جاتا ہے۔ وَلَهُ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا.

---

[1] تاریخ بغداد: 9/ 354، تاریخ دمشق: 5/ 323، طبقات الحنابلة: 1/ 174



چنانچہ! اسی مبارک تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے تلمیذی الرشید النبیل قاری بلال نذیر حفظہ اللہ وَرَفَعَ قَدْرَهُ وَيُقَوِّيهِ عَلٰى طَاعَتِهِ ،جنہوں نے كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية کی معطر فضاؤں میں جہاں تجوید و قراءات کی تکمیل کی، وہاں ان کی فطانت و شرافت اور نیکی کو دیکھتے ہوئے فراغت کے بعد ان کی خدمات بہ طور محقق و مترجم ادارہ كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية کے لیے حاصل کی گئیں۔ جہاں انہوں نے دل جمعی سے نبھاتے ہوئے حدیث کی تدریس اور ذوق میں خوب پرواز کی۔ اور غیر نصابی سرگرمیوں کو نبھاتے ہوئے كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية میں دیگر انجازات کے ساتھ ساتھ جہاں مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا طلباء کو مکمل دراسہ کروایا۔ وہاں طلباء کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر «جامع العلوم والحکم» کی ترتیب جدید اور تخریج کا کام بڑی دقت سے مکمل کیا۔ ان کے لیے اور ان کے رفقاء کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی جملہ کاوشوں کو اپنی رضا کے لیے خالص فرمائے اور شب و روز کی محنت کو توشہ آخرت بنائے۔ اسی طرح میں قاری حفیظ الرحمن صاحب حفظہ اللہ، محترم عبدالرحمن اثری صاحب حفظہ اللہ اور حافظ سعد حمید صاحب حفظہ اللہ کے لیے بھی دعا گو ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منصۂ شہود پر لانے کے لیے اپنی خدمات کو پیش کیا۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حَرَّرَهُ

خَادِمُ الْقُرْآنِ وَأَهْلِهِ

قاری صہیب احمد میر محمدی

مدیر

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية







عرضِ ناشر

قارئین کرام! قرآن مجید کے بعد حدیث شریف کی خدمت زندگی کی سب سے بڑی متاع اور سعادت وخوش نصیبی ہے، چنانچہ اسی سعادت کو حاصل کرنے کے لیے اس عظیم کتاب کا نادر نسخہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس کی ندرت کے مندرجہ ذیل پہلو ہیں:

1. اس نادر نسخے کے متن کی تصحیح اور تحقیق کے لیے امام وخطیب مسجد نبوی شیخ عبدالمحسن القاسم ﷾ کے محقق نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
2. اس نادر نسخے کو طلبا کے لیے مزید مفید بنانے کے لیے آغاز میں حدیث کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور حدیث یاد کرنے کی فضیلت اور سنہری اصول بیان کیے گئے ہیں۔
3. اس نادر نسخے کی اصل اور حقیقت سے آگہی کے لیے اس نسخے کی مختصر تاریخ اور وقیع تعارف بیان کیا گیا ہے۔
4. اس نادر نسخے کے گرامی قدر مولفین کا مختصر اور جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔
5. اس نادر نسخے میں جملہ احادیث کے شروع میں مرکزی موضوع کا بطور عنوان تذکرہ کیا گیا ہے۔
6. اس نادر نسخے میں موجود احادیث کے جملہ راویوں کی کنیت بیان کی گئی ہے۔
7. اس نادر نسخے میں جملہ احادیث کے حوالہ جات میں کتب عشرہ ﴿صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن أبي داود، جامع الترمذي، سنن النسائي، سنن ابن ماجه، مسند امام احمد، صحيح الجامع، سلسلة الصحيحة، صحيح الترغيب﴾ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

8 اس نادر نسخہ میں بعض احادیث کے حوالہ جات میں موطا إمام مالك، سنن الدارمی، السنة لابن ابی عاصم، صحیح ابن حبان، سنن الدارقطنی، المستدرك علی الصحیحین، السنن الکبری للبیھقی، شرح السنة للبغوی، الحجة فی بیان المحجة، کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

9 اس نادر نسخہ میں حدیث کی صحت اور ضعف میں اس دور کے محدثِ کبیر شیخ البانی رحمہ اللہ کے حکم کو بنیاد بنایا گیا ہے، اگرچہ بعض مقامات پر دیگر علماء کا موقف بھی پیش کیا گیا ہے۔

10 اس نادر نسخہ میں موجود جملہ احادیث کے مفردات کی وضاحت اور صرفی ولغوی توجیہ بیان کی گئی ہے۔





حدیث کا معنی و حفظ حدیث کی فضیلت اور اس کی حفاظت کے سنہری اُصول

حدیث کا لغوی معنی:

حدیث کا لغوی معنی گفتگو اور کلام ہے۔

حدیث کا اصطلاحی معنی:

﴿مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ خَلْقِيَّةٍ أَوْ صِفَةٍ خُلُقِيَّةٍ﴾

''حدیث ہر اس قول ،فعل ،تقریر اور تخلیقی واخلاقی صفت سے تعبیر ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے۔''[1]

حدیث یاد کرنے کی فضیلت:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ...﴾

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا۔''[2]

اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي ... »۔

1: الوجیز: ص/161 2: صحیح الجامع: 6763، الصحیحة: 403

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسے یاد رکھا اور میری طرف سے دوسروں تک پہنچا دیا۔"[1]

اسی لیے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

«لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَحَدٌ إِلَّا وَفِي وَجْهِهِ نَضْرَةٌ لِهَذَا الْحَدِيثِ».

"محدثین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جسکے چہرے پر اس حدیث مبارکہ کی وجہ سے تروتازگی، شادابی اور رونق نہ ہو۔"[2]

اور سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر یوم عرفہ کے خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللهِ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا بِمَكَانِي هَذَا فَرَحِمَ اللهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِي الْيَوْمَ فَوَعَاهَا ... »

اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، شاید کہ میں تم سے آج کے بعد دوبارہ اس جگہ ملاقات نہیں کرسکوں گا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے آج کے دن میری بات سن کر اسے یاد کیا"[3]

امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

«وَمَنْ حَفِظَ الْحَدِيثَ قَوِيَتْ حُجَّتُهُ»

"جو شخص حدیث یاد کرلیتا ہے اس کی حجت ودلیل مضبوط ہوجاتی ہے۔"[4]

حدیث کی حفاظت کے سنہری اُصول

حدیث کو یاد کرنے اور اُس کی حفاظت کے لیے مندرجہ ذیل تین اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے:

① گناہوں کو چھوڑنا:

امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا حافظے کی

1 سنن ابن ماجه: 236، صحيح الجامع: 6765   2 المستخرج على المستدرك للحاكم: 13
3 سنن الدارمي: 233   4 الديباج المذهب: 2/160



بہتری کے لیے بھی کوئی چیز ہے؟ تو فرمانے لگے:

«إِنْ كَانَ يَصْلُحُ لَهُ شَيْئٌ فَتَرْكُ الْمَعَاصِيْ».

''حافظے کی بہتری کے لیے اگر کوئی چیز ہے تو وہ گناہوں کو چھوڑنا ہے۔''[1]

اور علی بن خشرم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«شَكَوْتُ إِلٰى وَكِيْعٍ قِلَّةَ الْحِفْظِ، فَقَالَ: اسْتَعِنْ عَلَى الْحِفْظِ بِقِلَّةِ الذُّنُوْبِ»

''میں نے امام وکیع رحمہ اللہ سے حافظے کی کمی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: گناہوں میں کمی کے ذریعے حافظے پر اللہ رب العزت کی مدد طلب کرو۔''[2]

② حدیث پر عمل کرنا:

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«كُنَّا نَسْتَعِيْنُ عَلٰى حِفْظِ الْحَدِيْثِ بِالْعَمَلِ بِهِ».

''حدیث کو یاد رکھنے کے لیے ہم اس پر عمل کے ذریعے مدد حاصل کرتے تھے۔''[3]

اور امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اَلَّذِيْ يَفُوْقُ النَّاسَ فِي الْعِلْمِ جَدِيْرٌ أَنْ يَفُوْقَهُمْ فِي الْعَمَلِ».

''جو شخص علمی اعتبار سے لوگوں سے ممتاز اور بلند ہو اسے چاہیے کہ وہ عملی اعتبار سے بھی لوگوں سے ممتاز اور بلند ہو۔''[4]

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا كَتَبْتُ حَدِيْثاً إِلاَّ وَقَدْ عَمِلْتُ بِهِ، حَتّٰى مَرَّ بِيْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ، وَأَعْطٰى أَبَا طَيْبَةَ دِيْنَارًا، فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ دِيْنَارًا حِيْنَ اِحْتَجَمْتُ»

''میں نے جو بھی حدیث لکھی ہے اس پر عمل ضرور کیا ہے حتیٰ کہ جب یہ حدیث میری نظر سے گزری

---

(1) اخبار لحفظ القرآن:1/26 (2) شعب الإيمان:1734

(3) جامع بيان العلم:2/25 (4) جامع بيان العلم:2/23

کہ نبی ﷺ نے حجامہ لگوایا تھا اور ابوطیبہ (جس نے حجامہ لگایا تھا) کو ایک دینار دیا تھا، تو میں نے حجامہ لگوایا اور حجامہ لگانے والے کو ایک دینار دیا۔“[1]

اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا بَلَغَنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثٌ قَطُّ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ وَلَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً»

”مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی جو بھی حدیث جب بھی پہنچی ہے میں نے اس پر عمل ضرور کیا ہے، خواہ ایک بار ہی کیا ہو۔“[2]

③ حدیث کی نشر واشاعت کرنا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ».

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی پھر اسے دوسروں تک پہنچایا جیسے سنا تھا، بسا اوقات براہ راست سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے بعد میں حکم پہنچایا جائے۔“[3]

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ ».

”بے شک مومن کو ان اعمال کا اجر وثواب اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے، ① ایسا علم جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر و اشاعت کا اہتمام کیا۔ ② نیک اولاد اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ ③ قرآن مجید کسی کو دے گیا۔ ④ مسجد تعمیر کی۔ ⑤ مسافروں کیلئے سرائے بنوائی۔ ⑥ نہر کھدوائی۔

[1] سیر أعلام النبلاء: 2/929 [2] سیر أعلام النبلاء: 7/242

[3] صحیح الجامع: 6764، صحیح الترغیب: 84



⑦ اپنی زندگی میں بحالت صحت صدقہ کر گیا۔ تو ان جملہ اعمال کا اجر اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔[1]

اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

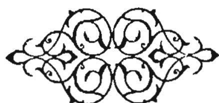
«أَوَّلُ الْعِلْمِ النِّيَّةُ ثُمَّ الْاِسْتِمَاعُ ثُمَّ الْفَهْمُ ثُمَّ الْحِفْظُ ثُمَّ الْعَمَلُ ثُمَّ النَّشْرُ».

''علم سیکھنے کے لیے سب سے پہلا کام نیت خالص کرنا، پھر غور سے سننا، پھر اسے سمجھنا، پھر اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا، پھر اسے نشر کرنا۔''[2]

اور امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يَنْقَطِعَ عَمَلُهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَلْيَنْشُرِ الْعِلْمَ».

''جو شخص چاہتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال منقطع نہ ہوں تو اُس کو چاہیے کہ وہ علم کی نشر و اشاعت کرے۔''[3]



(1) سنن ابن ماجه: 242 (2) جامع بيان العلم وفضله: 1/11 (3) التذكرة: 55



کتاب کا مختصر تعارف

یہ گراں قدر کتاب «جَامِعُ الْعُلُومِ وَالْحِكَمِ» ان 50 احادیث پر مشتمل ہے جن کو آپ ﷺ کے جوامع الکلم سے منتخب کیا گیا ہے۔ جوامع الکلم ان حدیثوں کو کہتے ہیں جنکے الفاظ تھوڑے ہوں لیکن معانی اور مفاہیم کے اعتبار سے انتہائی وسعت اور گہرائی و گیرائی رکھتے ہیں۔ اور یہ صرف آپ ﷺ کا ہی خاصہ ہیں۔

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ...»

''مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں۔''[1]

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

''مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے''۔[2]

سید الفقہاء امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جوامع الکلم سے مراد بہت سے ایسے اُمور جو سابقہ کتابوں میں موجود تھے، اُن کو اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی زبانِ اطہر سے ایک یا دو جملوں میں جمع کر دیا۔

جیسا کہ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

«أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ الطِّوَالَ ، وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِئِينَ ،

1: صحیح مسلم:523 2: صحیح البخاری:7013



وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الإِنْجِيلِ الْمَثَانِيَ، وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ»

''مجھے تورات کی جگہ سبع طوال (پہلی سات لمبی سورتیں)، زبور کی جگہ مئین (وہ سورتیں جن کی آیات سو سے اوپر ہیں) اور انجیل کی جگہ مثانی (سورہ فاتحہ) سورتیں دی گئی ہیں اور مجھے مفصل (سورہ حجرات سے ناس تک) سورتوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔''[1]

یہی وہ جوامع الکلم کی نشرو اشاعت کا بے پناہ ذوق تھا کہ شیخ الاسلام حافظ تقی الدین ابو عمرو عثمان ابن موسیٰ المعروف ابن صلاح رحمہ اللہ (643ھ) نے ایک مجلس میں «اَلْأَحَادِيثُ الْكُلِّيَّةُ» کے نام سے ایسی 26 احادیث املاء کروائیں جن کے متعلق محدثین کا کہنا تھا کہ پورے دین کا دارومدار انہی احادیث پر ہے اور ان میں سے کچھ ایسی احادیث بھی تھیں جو کم الفاظ پر مشتمل ہونے کے باوجود انتہائی جامع اور گہرا مفہوم رکھتی تھیں۔

پھر ان کے بعد صحیح مسلم کے شارح امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ (676ھ) نے امام ابن صلاح رحمہ اللہ کی ان احادیث میں مزید اسی طرح کی 16 روایات کا اضافہ کیا تو ان کی تعداد 42 ہوگئی۔ جس کو آج اہل علم اور عامۃ الناس کے ہاں ''أَرْبَعِيْنِ نَوَوِیْ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کی حسن نیت کی برکت سے اللہ رب العزت نے اس کتاب کو علماء اور عوام کے ہاں بہت زیادہ قبولیت سے سرفراز کیا۔

پھر امام نووی رحمہ اللہ کے بعد تربیتی فکر کے ترجمان امام ابو الفَرَج عبدالرحمٰن بن شہاب الدین المعروف ابن رجب رحمہ اللہ (795ھ) نے بعض طلباء کے اصرار پر ان احادیث کی جب ایک عظیم اور جامع شرح مرتب کرنے کا ارادہ فرمایا تو مزید ایسی 8 احادیث کا اضافہ کیا جو جوامع الکلم سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ تو اس طرح ان تینوں محدثین ائمہ کرام رحمہم اللہ کی روایات ملا کر کل 50 روایات ہوگئیں۔ اور تینوں کتابوں کا یہ مجموعہ امام ابن رجب رحمہ اللہ کی شرح کے ساتھ اہل علم کے ہاں «جَامِعُ الْعُلُومِ وَالْحِكَمِ» کے نام سے مشہور و معروف ہے۔[2]

چنانچہ صائب اور مناسب یہ ہے کہ ان تینوں محدثین ائمہ کرام رحمہم اللہ کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔

(1) سلسلة الصحيحة 1480، صحيح الجامع: 1059، صحيح الترغيب: 1457 (2) جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم بتحقيق الدكتور ماهر ياسين الفحل: ص/ 26



امام ابن صلاح رحمہ اللہ

نام ونسب

امام ابن صلاح کا نام ''عثمان'' اور کنیت '' ابوعمرو'' ہے۔ جب کہ سلسلہ نسب یوں ہے: ابوعمرو تقی الدین عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن موسیٰ کردی شہرزوری شرخانی۔ آپ کے والد ماجد کا لقب ''صلاح الدین'' تھا۔ اسی وجہ سے علمی دنیا میں آپ ''ابن صلاح'' کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

لقب:

اہل علم آپ کو امام، محدث، تقی الدین، شیخ الاسلام، حجہ، اصولی، مفتی الانام اور حافظ جیسے معزز القابات سے ذکر کرتے ہیں۔

ولادت:

آپ 577 ہجری کو شہرزور کے قریب ایک بستی شرخان میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے خاندانِ علم وفضل میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد ماجد فقہ شافعی کے جلیل القدر فقیہ اور متبحر عالم تھے۔ آپ نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے والد محترم سے تربیت کے ساتھ ساتھ تعلیم کی بھی ابتداء کی اور چند ہی سالوں میں فقہ شافعی میں عبور حاصل کر لیا اس کے بعد والد ماجد کے حکم سے آپ موصل روانہ ہوئے اور وہاں آپ نے شب وروز ایک کر کے مختلف انواع واقسام کے علوم کی تحصیل کی۔ اس کے بعد مزید علمی

پیاس بجھانے کے لیے بغداد، خراسان اور شام کا رخ کیا اور وہاں کے کبار علماء سے کسب فیض کیا۔ محدث عمر ابن حاجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ امام، زہد ورع اور خوبصورت کردار کے پیکر تھے، اسی طرح آپ اصول وفروع میں بھی متبحر تھے، حصول علم میں اس قدر محنت کی کہ آپ لوگوں کے ہاں ضرب المثل بن گئے۔[1]

آپ کے اساتذہ:

آپ کے چند مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں:

① فخر الدین بن عساکر رحمہ اللہ ② عبیداللہ بن سمین رحمہ اللہ ③ نصر بن سلامہ رحمہ اللہ ④ محمود بن علی رحمہ اللہ ⑤ عبدالمحسن بن طوسی رحمہ اللہ ⑥ ابوالمظفر بن سمعانی رحمہ اللہ ⑦ جمال الدین عبدالصمد رحمہ اللہ

آپ کے تلامذہ:

آپ کے چند مشہور تلامذہ درج ذیل ہیں:

① کمال الدین اسحاق رحمہ اللہ ② تقی الدین بن رزین رحمہ اللہ ③ تاج الدین عبدالرحمن رحمہ اللہ ④ زین الدین فاروقی رحمہ اللہ ⑤ قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ ⑥ احمد بن عفیف رحمہ اللہ ⑦ خطیب شرف الدین رحمہ اللہ

آپ کی کتب:

آپ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں جو ہمیشہ کے لئے آپ کا صدقۂ جاریہ ہیں۔ اور آپ کی تمام تالیفات تحقیقاتِ راسخہ اور فوائدِ نافعہ پر مشتمل ہیں۔ مشہور کتب درج ذیل ہیں:

①علوم الحدیث ②شرح صحیح مسلم ③ادب المفتی والمستفتی ④شرح الوسیط فی فقه الشافعية ⑤صلة الناسك فی صفة المناسك ⑥ فوائد الرحلة ⑦الأمالی

آپ کی وفات:

بدھ کے روز صبح کے وقت 25 ربیع الاول 643 ہجری کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور دمشق میں باب النصر کے باہر مقابر صوفیہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔ رَحِمَهُ اللهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً

---

[1] سیر اعلام النبلاء: 23/142



امام نووی رحمہ اللہ

نام ونسب:

امام نووی کا نام ''یحییٰ'' کنیت ''ابوزکریا'' ہے جب کہ سلسلہ نسب یوں ہے: ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔

لقب:

اہل علم کے ہاں آپ کو امام، حافظ، شیخ الاسلام اور محی الدین، جیسے عظیم القابات سے ذکر کیا جاتا ہے۔

ولادت:

آپ محرم 631ھ کو دمشق کے نواحی گاؤں «نَوَیٰ» میں پیدا ہوئے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے آپ کو «نَوَوِیٰ» یا «نَوَاوِیٰ» کہا جاتا ہے۔ اور اسی نسبت سے ہی آپ اہل علم میں مشہور ومعروف ہیں۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے ایک صالح گھرانے میں آنکھ کھولی یہی وجہ ہے کہ آپ کو بچپن سے ہی تلاوت اور حصول علم کا بہت شوق تھا اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے بلوغت سے قبل ہی مکمل قرآن حفظ کرلیا تھا۔ بلکہ بچپن میں ہی فقہ کی بعض کتابیں بھی پڑھ لی تھیں۔ آپ کے والد ماجد آپ کے اس شوق کو دیکھ کر 639ھ میں اعلیٰ تعلیم کی خاطر اہل علم کے مرکز دمشق میں لے آئے جہاں آپ نے خوب محنت کی اور نورِ علم سے اپنے آپ کو منور کیا۔ آپ اپنا اکثر وقت مطالعہ کتب، عبادت وریاضت اور اورادووظائف میں گزارتے حتیٰ کہ راہ چلتے بھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے۔



امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شیخ الاسلام امام نووی رحمہ اللہ بے نظیر پیشوا، جلیل القدر حافظ حدیث اور سرتاج اولیاء تھے اور بہت سی مفید کتابوں کے مصنف بھی تھے۔[1]

شیخ ابن فرح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امام نووی میں ایسی تین خوبیاں بدرجۂ کمال پائی جاتی تھیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی شخص میں پائی جاتی تو کثرت سے لوگ اس کی طرف رخت سفر باندھتے اور وہ ہیں ① علم ② زہد اور ③ امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔[2]

آپ کے اساتذہ:

آپ کے چند مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں:

① تاج الدین فزاری رحمہ اللہ ② ابراہیم بن عیسی مرادی رحمہ اللہ ③ ابواسحاق ابراہیم واسطی رحمہ اللہ ④ عبدالعزیز بن محمد حموی رحمہ اللہ ⑤ ابومحمد اسماعیل تنوخی رحمہ اللہ ⑥ عبدالرحمن بن ابی عمر مقدسی رحمہ اللہ

آپ کے تلامذہ:

آپ کے چند مشہور تلامذہ درج ذیل ہیں:

① علاء الدین ابن عطار رحمہ اللہ ② ابن جماعہ رحمہ اللہ ③ شمس الدین بیطار رحمہ اللہ ④ ابو العباس احمد واسطی رحمہ اللہ ⑤ جمال الدین سلیمان بن عمر زرعی رحمہ اللہ ⑥ ابو العباس احمد بن ابراہیم رحمہ اللہ

آپ کی کتب:

آپ کی چند مشہور کتب درج ذیل ہیں:

① المنهاج شرح مسلم ② الأذكار ③ رياض الصالحين ④ روضة الطالبين

آپ کی وفات:

24 رجب 676ھ جمعرات کے دن 45 سال کی عمر پاکر اپنے وطن «نَوَیٰ» میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ رَحِمَهُ اللهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً.

---

[1] تذكرة الحفاظ:4/250 [2] تذكرة الحفاظ:4/250



امام ابن رجب رحمہ اللہ

نام ونسب:

امام ابن رجب کا نام ''عبدالرحمن'' اور کنیت «ابوالفرَج» ہے۔ جب کہ سلسلہ نسب یوں ہے:
ابوالفرَج زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن عبدالرحمن بن حسن سلامی بغدادی دمشقی حنبلی۔ آپ کے دادا عبدالرحمن کا لقب رجب تھا اسی وجہ سے علمی دنیا میں آپ ''ابن رجب'' کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

لقب:

اہل علم آپ کو امام، حافظ، علامہ، زین الدین جیسے معزز القاب سے ذکر کرتے ہیں۔

ولادت:

آپ 736ھ کو ربیع الاول کے مہینے میں بغداد کے شہر''السلام'' میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

آپ بغداد کے ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے آباؤاجداد اس زمانے کے علمی ستون سمجھے جاتے تھے آپ کے دادا کی عملی مجلسوں کی خاصی شہرت تھی اور خود آپ بھی ان کی مجلسوں میں شرکت کیا کرتے تھے اللہ رب العزت نے آپ کو علمی گہرائی اور پختگی کے ساتھ ساتھ زہد وتقوی، خشیت الٰہی، تعلق باللہ جیسی خوبیوں سے بھی متصف کیا تھا یہی وجہ ہے آپ اہل علم کے ہاں زہد وتقوی کے امام سمجھے جاتے تھے۔



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

آپ نے فنون حدیث میں مہارت حاصل کی، اسماء ورجال، حدیث کے طرق اور معانی سب میں ہی ماہر تھے، آپ بہت ہی عبادت گذار اور شب بیدار تھے۔[1]

آپ کے اساتذہ:

آپ کے چند مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں:

① ابوالعباس احمد بن محمد بغدادی رحمہ اللہ ② ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ ③ علی بن عبدالصمد بغدادی رحمہ اللہ ④ محمد ابن ابراہیم مقدسی رحمہ اللہ ⑤ عماد الدین ابوالعباس مقدسی رحمہ اللہ ⑥ ابوسعید علائی رحمہ اللہ

آپ کے تلامذہ:

آپ کے چند مشہور تلامذہ درج ذیل ہیں:

① داود بن سلیمان دمشقی رحمہ اللہ ② عبدالرحمن بن محمد زرکشی رحمہ اللہ ③ علاء الدین طرسوی رحمہ اللہ ④ علی بن محمد ابن لحام رحمہ اللہ ⑤ ابن منصفی دمشقی رحمہ اللہ ⑥ عمر بن محمد حلبی دمشقی رحمہ اللہ

آپ کی کتب:

آپ کی چند مشہور کتب درج ذیل ہیں:

① فتح الباری فی شرح صحیح البخاری ② شرح علل الترمذی ③ لطائف المعارف

④ أهوال القبور ⑤ فضل علم السلف علی علم الخلف ⑥ القواعد الفقهية

آپ کی وفات:

رجب یا رمضان کے مہینے میں 795ھ کو دمشق میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور مقبرہ باب صغیر میں شیخ ابوالفرج عبدالواحد شیرازی مقدسی کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا۔ رَحِمَهُ اللهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً.

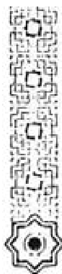
---

(1) الدرر الكامنة: 2/222

جامع العلوم والحکم

احادیث مبارکہ





حدیث نمبر 1

اقوال واعمال میں خلوص نیت کی اہمیت

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: « إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ » رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ ﷫ فِي صَحِيحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ .

صحیح البخاری:1، صحیح مسلم:1907، سنن أبی داؤد:2201 ، جامع الترمذی:1647، سنن النسائی:75، سنن ابن ماجه:4227، مسند أحمد 1/ 25، صحيح الجامع:2319

حدیث نمبر 2

اسلام، ایمان اور احسان کا تعارف

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ،



لاَ يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلاً». قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟». قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:4777، صحیح مسلم:8، سنن أبی داود:4695، جامع الترمذی: 2610، سنن النسائی:4990، سنن ابن ماجه:63، مسند أحمد:1/ 51

حدیث نمبر 3

ارکان اسلام

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:8، صحیح مسلم:16، جامع الترمذی:2609، سنن النسائی:5001، مسند أحمد:2/120، صحیح الجامع:2840

حدیث نمبر (4)

تخلیق انسانی کے مراحل

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ، فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:3208، صحیح مسلم:2643، سنن أبی داؤد:4708، جامع الترمذی:2137، سنن ابن ماجہ:76، مسند أحمد:1/430، صحیح الجامع:1543

حدیث نمبر (5)

بدعت کی مذمت

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

صحیح البخاری:2697، صحیح مسلم: 1718، سنن أبی داؤد:4606، سنن ابن ماجہ:14، مسند أحمد:6/270، صحیح الجامع:597

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

صحيح مسلم:1718، مسند أحمد:6/180، صحيح الجامع:6398

حدیث نمبر 6

شبہات سے بچاؤ اور اصلاح قلب کی اہمیت وضرورت

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحيح البخارى:52، صحيح مسلم: 1599، سنن أبي داود:3332، جامع الترمذى:1205، سنن ابن ماجه:3984، مسند احمد:4/270، صحيح الجامع:3193

حدیث نمبر 7

دین نصیحت وخیر خواہی ہے

عَنْ أَبِي رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ»، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم:55، سنن أبي داود:4944، جامع الترمذى:1926، سنن النسائى: 4197، مسند احمد 4/102، صحيح الجامع:1610

حدیث نمبر 8

جہاد کا مقصد

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَلَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:25، صحیح مسلم:22، سنن أبي داود:2640، جامع الترمذی:2606، سنن النسائی:3976، سنن ابن ماجه:3927، مسند أحمد:1/11، صحیح الجامع:1371، الصحیحة:408

حدیث نمبر 9

پہلی امتوں کی ہلاکت کا سبب

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:7288، صحیح مسلم:1337، جامع الترمذی:2679، سنن النسائی:1619، سنن ابن ماجه:2، مسند أحمد:2/428، صحیح الجامع:5810

حدیث نمبر 10

قبولیت دعا کی بنیادی شرط

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ



لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ [المؤمنون:51]، وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ [البقرة:172] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ: يَا رَبِّ يَارَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟!» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحیح مسلم:1015، جامع الترمذی:2989، مسند أحمد:2/328، صحیح الجامع:2744، الصحیحۃ:1136

حدیث نمبر (11)

شبہات سے اجتناب

عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَيْحَانَتِهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

[صحیح] جامع الترمذی:2518، سنن النسائی:5711، مسند أحمد:1/200، صحیح الجامع:3377

حدیث نمبر (12)

آدمی کے خوبصورت اسلام کی علامت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ: تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ» حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ.

[صحیح] جامع الترمذی:2317، سنن ابن ماجہ:3976، مسند أحمد:1/201، صحیح الجامع:5911

حدیث نمبر (13)

کامل مومن کی نشانی

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ - خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری: 13، صحیح مسلم: 71، جامع الترمذی: 2515، سنن النسائی: 2516، سنن ابن ماجه: 66، مسند أحمد: 3/ 278، صحیح الجامع: 7583، الصحیحة: 73

حدیث نمبر (14)

خون مسلم کی حرمت اور جواز قتل کی صورتیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِإِحْدٰى ثَلاَثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری: 6878، صحیح مسلم: 1676، سنن أبی داود: 4352، جامع الترمذی: 1402، سنن النسائی: 4721، سنن ابن ماجه: 2534، مسند أحمد: 1/ 465، صحیح الجامع: 7643

حدیث نمبر (15)

اللہ رب العزت اور یوم آخرت پر ایمان کے تقاضے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری: 6018، صحیح مسلم: 47، سنن أبی داود: 5154، جامع الترمذی: 2500، مسند أحمد: 6/ 385، صحیح الجامع: 6501

حدیث نمبر 16

غصہ سے ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ «لَا تَغْضَبْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صحيح البخاري: 6116، جامع الترمذي: 2020، مسند أحمد: 2/ 362، صحيح الجامع: 7373

حدیث نمبر 17

اسلامی طرز زندگی میں احسان کی اہمیت

عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم: 1995، سنن أبي داود: 2815، جامع الترمذي: 1409، سنن النسائي: 4405، سنن ابن ماجه: 3170، مسند أحمد: 4/ 125، صحيح الجامع: 1795

حدیث نمبر 18

تقوی اور حسن اخلاق

عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[حسن] جامع الترمذي: 1987، مسند أحمد: 5/ 153، صحيح الجامع: 97، الصحيحة: 1373

حدیث نمبر (19)

عقیدہ توحید کی پختگی کے لیے جامع نبوی نصیحت

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «يَا غُلَامُ ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ ، لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[صحیح]جامع الترمذی:2516، مسند أحمد:1/ 293، صحیح الجامع:7957

وَفِي رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ: «احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا». [صحیح]مسند أحمد:1/ 307،صحیح الجامع:2961،الصحیحۃ:2382

حدیث نمبر (20)

حیاء کی اہمیت وضرورت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ، فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صحیح البخاری: 6120، سنن أبی داؤد: 4797، سنن ابن ماجہ: 4183، مسند أحمد: 4/121، صحیح الجامع:2230، الصحیحۃ:684

حدیث نمبر (21)

دین اسلام کا خلاصہ

عَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ أَبِي عَمْرَةَ - سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: «قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم:38، مسند أحمد:3/ 413

حدیث نمبر (22)

فرائض اور حلال وحرام کا التزام

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَمَعْنَى: «حَرَّمْتُ الْحَرَامَ»: اجْتَنَبْتُهُ،

وَمَعْنَى: «أَحْلَلْتُ الْحَلَالَ»: فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ.

صحيح مسلم:16، مسند أحمد:3/ 348

حدیث نمبر (23)

امورِ خیر

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. تَمْلَآنِ أَوْ



تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحیح مسلم:223،جامع الترمذی:3517،سنن النسائی:2436، سنن ابن ماجہ:280 ، مسند أحمد:5/343، صحیح الجامع:3975

حدیث نمبر (24)

اللہ رب العزت کی اپنے بندوں پر نعمتیں اور فضل

عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: «يَا عِبَادِيْ! إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِيْ أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِيْ أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِيْ أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّيْ فَتَضُرُّونِيْ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُونِيْ. يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِيْ صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِيْ، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ

ذٰلِكَ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحیح مسلم:2577، جامع الترمذی:2495، سنن ابن ماجہ:4257، صحیح الجامع:4345

حدیث نمبر 25

مال کے بغیر صدقے کا اجر

عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ ﷺ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَيَأْتِيْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ، أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحیح مسلم:1006، سنن أبی داؤد:5243، مسند أحمد:5/ 167، الصحیحة:454

حدیث نمبر 26

صدقے کی مختلف صورتیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

صَدَقَةٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحيح البخاري:2989، صحيح مسلم:1009، مسند أحمد:2/316، صحيح الجامع:4528، الصحيحة:1025

حدیث نمبر (27)

نیکی اور گناہ کی پہچان

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم:2553، جامع الترمذي:2389، مسند أحمد:4/182، صحيح الجامع:2880

وَعَنْ أَبِي سَالِمٍ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ».

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رُوِّينَاهُ فِي مُسْنَدَيِ الْإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَالدَّارِمِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

[صحيح] مسند أحمد:4/228، سنن الدارمي:2575، صحيح الترغيب:1734

حدیث نمبر (28)

سنت سے تمسک اور بدعات سے اجتناب

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَوْعِظَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا، قَالَ: «أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ



تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

[صحيح] سنن أبي داؤد:4607، جامع الترمذي:2676، سنن ابن ماجه:4344، مسند احمد:4/126، صحيح الجامع:2549، الصحيحة:2735

حدیث نمبر (29)

نجات کی راہیں اور خیر وبھلائی کے دروازے

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة:16، 17] ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! قَالَ: «رَأْسُ الْأَمْرِ: الْإِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ: الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهٖ: الْجِهَادُ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ، وَقَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا» فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ - أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ - إِلَّا

حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[صحیح] جامع الترمذی:2616، سنن ابن ماجہ:3973، مسند أحمد:5/ 230، صحیح الجامع:5136، الصحیحۃ:1122

حدیث نمبر (30)

اللہ رب العزت کے فرائض اور حدود کی پاسداری

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُومِ بْنِ نَاشِرٍ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ فَرَضَ فَرَائِضَ، فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ - رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ - فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

سنن الدارقطنی:184، السنن الکبریٰ للبیہقی:10/ 12، امام دارقطنی رحمہ اللہ، امام نووی رحمہ اللہ، عبدالقادر ارناؤط رحمہ اللہ، علی بن نایف الشحوذ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (روضۃ المحدثین:3/ 127، الدفاع عن کتاب ریاض الصالحین: 1/ 75) اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (غایۃ المرام: ح:4، ضعیف الجامع:1597)

حدیث نمبر (31)

زہد کی حقیقت اور اس کے فوائد وثمرات

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ: «اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ» حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ.

[صحیح] سنن ابن ماجہ:4102، صحیح الجامع:922، الصحیحۃ:944

حدیث نمبر (32)

اسلام میں ضرر رسانی کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَغَيْرُهُمَا مُسْنَدًا. وَرَوَاهُ مَالِكٌ ﷺ فِي «الْمُوَطَّإِ». عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مُرْسَلًا، فَأَسْقَطَ أَبَا سَعِيْدٍ. وَلَهُ طُرُقٌ يُقَوِّيْ بَعْضُهَا بَعْضًا.

[صحيح]سنن ابن ماجه: 2341، سنن الدارقطني:288، الموطا:2177، مسند أحمد:1/313، صحيح الجامع:7517، الصحيحة:250

حدیث نمبر (33)

اسلامی فیصلوں کی بنیاد

عَنْ أَبِيْ عَبَّاسٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، لٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ». حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ هٰكَذَا وَبَعْضُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

السنن الكبرى للبيهقي:21773، صحيح البخاري:4552، صحيح مسلم:1711، سنن ابن ماجه:232، سنن النسائي:5425، صحيح الجامع:5335

حدیث نمبر (34)

«نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ» اور اس کے مراتب

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ



يَقُوْلُ: «مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم: 49، سنن أبي داود:1140، جامع الترمذي: 2172، سنن النسائي: 5008، سنن ابن ماجه: 1275، مسند أحمد: 3/20، صحيح الجامع:625

حدیث نمبر 35

اسلامی معاشرت کے سنہری اصول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا. اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا - وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحيح مسلم :2564، جامع الترمذي:1927، سنن ابن ماجه: 3933، مسند أحمد: 2/277 ،صحيح الجامع:7242

حدیث نمبر 36

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی و ہمدردی اور دینی مجالس کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا

يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا اللَّفْظِ.

صحيح مسلم: 2699، سنن أبي داود:3643، جامع الترمذى: 2945،سنن ابن ماجه: 225، مسند أحمد:2/252،صحيح الجامع:6577

حدیث نمبر (37)

اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر لطف وکرم

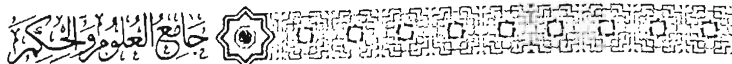
عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ - فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى- قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا،كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ،وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا،كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا،فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا بِهٰذِهِ الْحُرُوفِ.

صحيح البخارى:6491،صحيح مسلم:131، مسند أحمد:1/310،صحيح الجامع:1796

حدیث نمبر (38)

اللہ رب العزت کی محبت وقربت کے ذرائع وفوائد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى



قَالَ : مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْئٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صحیح البخاری:6502، مسند أحمد :6/ 256، صحیح الجامع:1782، الصحیحة:1640

حدیث نمبر (39)

دین اسلام کی آسانیاں

عَنْ أَبِيْ عَبَّاسٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: « إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَلِيْ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ». حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَغَيْرُهُمَا.

[صحیح]سنن ابن ماجه:2043، السنن الکبری للبیهقی:14871، صحیح الجامع:1731

حدیث نمبر (40)

زندگی گزارنے کا سنہری نبوی اصول

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : إِذَا أَمْسَيْتَ، فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ » رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

صحیح البخاری:6416، جامع الترمذی:2333، صحیح الجامع:4579، الصحیحة:1157

حدیث نمبر (41)

ایمان کی بنیادی شرط

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ» حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رُوِّيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ «الْحُجَّةِ» بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

الحجة فی بیان المحجة للأصبهانی: 103، شرح السنة: 104، السنة لابن ابی عاصم: 1/ 12، یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں نعیم بن حماد مروزی ''متکلم فیہ'' راوی ہے۔ المشکوۃ للالبانی: 1/ 59. البتہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور شیخ عثیمین رحمہ اللہ نے معنوی اعتبار سے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ الموقع الرسمی للشیخ ابن باز، شرح اربعین نووی للعثیمین. صفحہ نمبر: 304.

حدیث نمبر (42)

ربانی بخشش ورحمت کی وسعت

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

صحیح مسلم: 2678، جامع الترمذی: 3540، مسند أحمد: 5/ 172، صحیح الجامع: 4338، الصحیحة: 127

حدیث نمبر (43)

تقسیم وراثت کا سنہری اصول

عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ

بِأَهْلِهَا، فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ » خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:6732، صحیح مسلم:1615، سنن أبی داود:2898، جامع الترمذی:2098، سنن ابن ماجه: 2740، مسند أحمد:1/325، صحیح الجامع:1242

حدیث نمبر (44)

اسلام میں رضاعت کا مقام

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ» خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:5099، صحیح مسلم:1444، سنن أبی داود:2055، جامع الترمذی: 1147، سنن النسائی:305، سنن ابن ماجه:1937، مسند أحمد:6/178

حدیث نمبر (45)

حرام چیزوں کی خرید وفروخت کی حرمت

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ -وَهُوَ بِمَكَّةَ - يَقُوْلُ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ». فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ قَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُوْدَ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ، فَأَجْمَلُوْهُ، ثُمَّ بَاعُوْهُ، فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ». خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحیح البخاری:2236، صحیح مسلم:1581، سنن أبی داود:3486، جامع الترمذی:1297، سنن النسائی: 4256، سنن ابن ماجه:2167، مسند أحمد:3/324

حدیث نمبر (46)

نشہ آور چیز کی حرمت

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ -أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا ؟، فَقَالَ: «وَمَاهِيَ؟» قَالَ: اَلْبِتْعُ وَالْمِزْرُ، - فَقِيلَ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا الْبِتْعُ ؟ قَالَ: نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ: نَبِيذُ الشَّعِيرِ- فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ.

صحيح البخاری:4343 ، سنن أبی داود:3647، سنن النسائی:5604، الصحيحة :2424

وَخَرَّجَهُ مُسلِمٌ وَلَفْظُهُ : قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ! إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ، وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ : «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

صحيح مسلم:1733 ، احمد:4/ 410

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : فَقَالَ : «كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ».

صحيح مسلم:1733، صحيح الجامع:4545

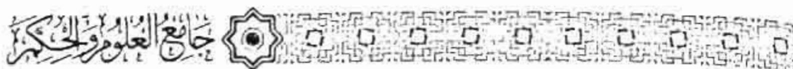
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ : أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ .

صحيح مسلم:2001، صحيح الجامع:2515، الصحيحة:421

حدیث نمبر (47)

کھانا کھانے کا نبوی اصول

عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا



مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ» رَوَاهُ الإِمَامُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ.

[صحيح] جامع الترمذى: 2380، سنن ابن ماجه: 3349، مسند أحمد: 4/132، صحيح الجامع: 5674، الصحيحة: 2265

حدیث نمبر (48)

نفاق کی نشانیاں

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا، وَإِنْ كَانَتْ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ» خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

صحيح البخارى: 34، صحيح مسلم: 58. سنن أبي داود: 4688، جامع الترمذى: 2632، سنن النسائى: 5020، مسند احمد: 2/189، صحيح الجامع: 89.

حدیث نمبر (49)

اللہ رب العزت پر توکل کی حقیقت واہمیت

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا، وَتَرُوحُ بِطَانًا» رَوَاهُ الإِمَامُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[صحيح] جامع الترمذى: 2344، سنن ابن ماجه: 4164، مسند أحمد: 1/30، صحيح ابن حبان: 730، المستدرك للحاكم: 7894، صحيح الجامع: 2254، الصحيحة: 310

حدیث نمبر (50)

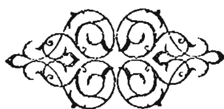
ذکر اللہ کی اہمیت وفضیلت

عَنْ أَبِي صَفْوَانَ الْمَازِنِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيْنَا، فَبَابٌ نَتَمَسَّكُ بِهِ جَامِعٌ؟ قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» خَرَّجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بِهٰذَا اللَّفْظِ. وَخَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ «صَحِيْحِهِ» بِمَعْنَاهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: «حَسَنٌ غَرِيْبٌ». وَكُلُّهُمْ خَرَّجَهُ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

[صحیح] جامع الترمذی:3358، سنن ابن ماجه:3793، مسند أحمد:4/ 188، صحیح الجامع:7700

وَخَرَّجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ مَا فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ وَأَقْرَبُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: «أَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[صحیح] صحیح ابن حبان:815، صحیح الترغیب:1492، صحیح الجامع:165



جامع العلوم والحکم

مُفردات کی وضاحت اور صرفی و لُغوی توجیہ





مفردات کی وضاحت

حدیث نمبر 1

لفظ	وضاحت
إِنَّمَا	[بلاشبہ، سوائے اس کے نہیں] لفظ «إِنَّمَا» اثبات (حرف مشبہ بالفعل إِنَّ) اور نفی (ما کافہ) دو کلموں سے مرکب ہے۔ اصولیوں کے ہاں اس کو کلمہ حصر کہا جاتا ہے۔ جس کا معنی کیا جاتا ہے: سوائے اس کے نہیں، بات یہی ہے، حقیقت یہی ہے۔
بِالنِّيَّاتِ	[نیتوں کے ساتھ] یہ «النِّيَّة» کی جمع ہے جو کہ «نَوَى يَنْوِي نَوًى وَنِيَّةً» باب (ضرب) سے ہے جس کا مطلب ہے: ارادہ کرنا، نیت کرنا، تہیہ کرنا، قصد کرنا، دلی ارادہ، عزم، مقصود۔ اور نیت اس قصد وارادے کو کہتے ہیں جس کا تعلق دل سے ہو۔
هِجْرَتُه	[اس کی ہجرت] یہ «هَجَرَ يَهْجُرُ» باب (نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: الگ ہونا، دور ہونا، ترک تعلق کرنا، ترک وطن، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی، اور شرع میں ہجرت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی ممنوع اشیاء کو ترک کر دینا۔
يُصِيبُهَا	[وہ اس کو پالے] یہ «أَصَابَ يُصِيبُ» باب (افعال) سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: پالینا، حاصل کرنا، ملنا
يَنْكِحُهَا	[وہ اس سے نکاح کر لے] یہ «نَكَحَ يَنْكِحُ نِكَاحًا» باب (منع، ضرب) سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

بَيْنَمَا	[اسی دوران] اس کی اصل بَيْنَ ہے جو کہ وسط کے معنی میں استعمال ہوتا ہے کبھی نون کے فتحہ کو لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے جیسے: بَيْنَا، اور کبھی مَا کا اضافہ آخر میں کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: بَيْنَمَا۔
ذَاتَ يَوْمٍ	[ایک دن] ویسے تو اَلْيَوْم کا استعمال مطلق وقت کے معنی میں ہوتا ہے خواہ دن ہو یا رات لیکن جب اس کو دن کے ساتھ خاص کرنا مقصود ہو تو ذَاتَ کے لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
طَلَعَ	[ظاہر ہوا] یہ طَلَعَ يَطْلُعُ طُلُوعًا باب (نصر، فتح) سے ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: ظاہر ہونا، نمودار ہونا، کسی کے سامنے اچانک آنا، حاضر ہونا۔
شَدِيْدُ بَيَاضِ ...شَدِيْدُ سَوَادِ..	[نہایت سفید کپڑے، نہایت کالے بال] ان دونوں جملوں میں شَدِيْدُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہے اور الف مضاف الیہ کے عوض میں ہے اصل عبارت یوں ہے: «شَدِيْدُ بَيَاضِ ثِيَابِهِ ،شَدِيْدُ سَوَادِ شَعرِهِ »
لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ	[اس پر سفر کے آثار دکھائی نہیں دیتے تھے] سفر کے آثار سے مراد: تھکاوٹ اور گرد وغبار وغیرہ کے اثرات وعلامات ہیں۔
فَأَسْنَدَ	[پس اس نے ملا دیا] یہ أَسْنَدَ يُسْنِدُ إِسْنَادًا باب (افعال) سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: ساتھ ملانا، ٹیک لگانا، سہارا لینا۔
رُكْبَتَيْهِ	[اپنے دونوں گھٹنے] یہ رُكْبَةٌ کا تثنیہ ہے۔
كَفَّيْهِ	[اپنی دونوں ہتھیلیاں] یہ كَفَّةٌ کا تثنیہ ہے۔
عَلَى فَخِذَيْهِ	[آپ ﷺ کی رانوں پر] بعض روایات میں ہے کہ: «حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ » [سنن نسائی:4991]
فَعَجِبْنَا	[پس ہم نے تعجب کیا] یہ عَجِبَ يَعْجَبُ عَجَبًا وَعُجْبًا باب (سمع) سے فعل ماضی معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔

تُؤمِنَ بِاللّٰهِ	اللہ رب العزت پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے ① اللہ رب العزت کی ذات پر ایمان لانا ② توحید ربوبیت پر ایمان لانا ③ توحید الوہیت پر ایمان لانا ④ توحید اسماء وصفات پر ایمان لانا
وَمَلٰئِكَتِهٖ	فرشتوں پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے: ① ان کے وجود پر ایمان ② جن کے نام معلوم ہیں ان پر بھی ایمان اور جن کے نام معلوم نہیں ان پر بھی اجمالا ایمان ③ ان کی جن صفات کا علم ہے ان پر بھی ایمان ④ ان کے جن اعمال کا علم ہے ان پر بھی ایمان لانا۔
وَكُتُبِهٖ	کتابوں پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے: ① اس بات پر ایمان لانا کہ ان کتب کا نزول اللہ رب العزت کی طرف سے برحق ہے۔ ② جن کتابوں کا علم ہے ان پر بھی ایمان اور جن کا علم نہیں ان پر بھی اجمالاً ایمان لانا۔ ③ جن واقعات کے بارے میں ان کتابوں میں خبر دی گئی ہے ان کی صحت پر ایمان لانا۔ ④ ان کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے ان پر عمل کرنا اور ان پر رضامندی کا اظہار کرنا۔
وَرُسُلِهٖ	رسولوں پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے: ① اللہ رب العزت کی جانب سے ان کے برحق رسول ہونے پر ایمان لانا۔ ② جن کے نام معلوم ہیں ان پر بھی ایمان اور جن کے نام معلوم نہیں ان پر بھی اجمالاً ایمان لانا۔ ③ ہماری طرف بھیجے گئے نبی محمد کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ پر عمل کرنا۔ ④ اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ ان انبیاء نے اللہ تعالیٰ کا ہر پیغام امت تک پہنچا دیا ہے کسی چیز کو چھپایا نہیں اور نہ ہی اپنی طرف سے کسی قسم کی کمی وزیادتی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اُن سے ثابت شدہ واقعات پر ایمان لانا۔
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	قیامت پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے: ① مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان ② حساب وکتاب اور جزا وسزا پر ایمان ③ جنت وجہنم پر ایمان ④ موت کے بعد کے تمام احوال و واقعات پر ایمان لانا اور اسی طرح قیامت کے دن سے پہلے رونما ہونے والے واقعات اور نشانیوں پر ایمان لانا۔

وَتُؤمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ	[اور تو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے] تقدیر پر ایمان چار چیزوں پر ایمان لانا ہے: ① اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ رب العزت ہر چیز کا اجمال اور تفصیل کے ساتھ علم رکھتا ہے اور اس کا یہ علم ازلی اور ابدی ہے ② اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ رب العزت نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ رکھا ہے ③ اس بات پر ایمان لانا کہ کائنات میں سب کچھ اللہ رب العزت کی مشیئت سے ہوتا ہے ④ اس بات پر ایمان لانا کہ تمام مخلوقات اور ان کی صفات وحرکات کو اللہ رب العزت نے پیدا کیا ہے۔ [ملخص از متن کتاب: شرح الاصول الثلاثة للعثیمین: ص80 تا 112]
فَأخبِرنِي عَنِ السَّاعَةِ	[پس مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیجئے] قیامت کے متعلق جو سوال تھا وہ اس کے وقت کے بارے میں تھا جیسا کہ جامع الترمذی [حدیث: 2610] میں اس کی صراحت ہے کہ اس نے کہا: فَمَتَى السَّاعَةُ۔
أَمَارَاتِهَا	[اسکی نشانیاں] یہ أَمَارَةٌ کی جمع ہے جس کا معنی ہے: علامت ونشانی۔
أَن تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا	[یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی] یہ وَلَدَ يَلِدُ لِدَةً وَوِلَادَةً باب (ضرب) سے فعل مضارع معروف واحد مونث غائب کا صیغہ ہے۔
الْحُفَاةَ	[ننگے پاؤں والے] یہ «الْحَافِيْ» کی جمع ہے۔ جو کہ «حَفِيَ يَحْفَى حَفًا» باب (سمع) سے جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ ایسے شخص پر بولا جاتا ہے جس کے پاس جوتا نہ ہو۔
الْعُرَاةَ	[ننگے بدن، برہنہ] یہ «عَارٍ وَعُرْيَان» کی جمع ہے۔ جو کہ «عَرِيَ يَعْرٰى عُرْيَةً وعُرْيًا» باب (سمع) سے جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔
الْعَالَةَ	[فقراء] یہ «عَائِلٌ» کی جمع ہے۔ جو کہ عَالَ يَعِيلُ عَيْلًا وَعُيُوْلًا باب (ضرب) سے جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ہے محتاج وفقیر ہونا۔
رِعَاءَ	[چرواہے] یہ «رَاعٍ» کی جمع ہے۔ جو کہ «رَعٰى يَرْعٰى رَعْيًا ورِعَايَةً» باب (سمع) سے جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ لفظ «رَاعٍ» کی جمع کے لیے یہ الفاظ بھی مستعمل ہیں رُعَاةٌ ورِعْيَانٌ وَرُعَاءٌ۔
الشَّاءِ	[بکریاں] یہ شَاةٌ کی جمع ہے اور شَاةٌ بکری، بکرا، بھیڑ اور مینڈھے کو کہتے ہیں۔



يَتَطَاوَلُوْنَ	[ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے] یہ تَطَاوَلَ يَتَطَاوَلُ تَطَاوُلاً باب (تفاعل) سے فعل مضارع معروف جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے: باہم غرور وتکبر کرنا، مقابلہ کرنا، گھمنڈ کرنا۔
مَلِيًّا	[کچھ دیر تک] یہ مَلَاوَةٌ سے ہے جس کا مطلب ہے: کچھ دیر تک، عرصہ دراز تک، لمبا عرصہ، اس کی جمع أَمْلَاءٌ آتی ہے۔



بُنِيَ	[بنیاد رکھی گئی] یہ بَنَىٰ يَبْنِيْ بَنْيًا وَبِنَاءً وَبُنْيَانًا باب (ضرب) سے فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: عمارت کھڑی کرنا، بنانا، تعمیر کرنا۔
عَلَىٰ خَمْسٍ	[پانچ (ستونوں) پر] لفظ خَمْس کی تمیز محذوف ہے اور اصل عبارت یوں ہوسکتی ہے: «عَلَىٰ خَمْسِ دَعَائِمَ أَوْ خِصَالٍ أَوْ قَوَاعِدَ» بعض نسخوں میں خَمْسَةٍ ہے۔ یعنی خَمْسَةِ أَشْيَاءَ أَوْ أَرْكَانٍ أَوْ أُصُوْلٍ
شَهَادَةِ	[گواہی دینا] یہ شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً باب (سمع) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: گواہی دینا، تصدیق کرنا، اپنے علم میں آئی ہوئی بات کا اقرار کرنا۔
إِقَامِ الصَّلَاةِ	[نماز قائم کرنا] یہ أَقَامَ يُقِيْمُ باب (افعال) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: اٹھانا، کھڑا کرنا، باقی رکھنا، کسی چیز کو اس کے جملہ حقوق سے بروئے کار لانا، تو: نماز قائم کرنے سے مراد ہوا: نماز کو اس کے جملہ شروط، ارکان و واجبات اور سنن و آداب کا مکمل خیال رکھتے ہوئے ادا کرنا۔



حَدَّثَنَا	[اس نے ہمیں خبر دی] یہ حَدَّثَ يُحَدِّثُ باب (تفعیل) سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کوئی بات نقل کرنا، کسی سے روایت کرنا، نبی ﷺ کی بات بیان کرنا۔



الصَّادِقُ	[سچ بولنے والا] یہ صَدَقَ یَصْدُقُ صِدْقًا باب (نصر) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔
المَصْدُوقُ	یہ اسم مفعول واحد مذکر کا صیغہ ہے ۔اس کے دو مفہوم ذکر کیے گئے ہیں: ① وہ شخص جو قرآن مجید کی شکل میں سچ دیا گیا ② وہ شخص جس کو لوگوں کی طرف سے سچا قرار دیا گیا۔
عَلَقَةً	[جما ہوا خون] یہ عَلِقَ یَعْلَقُ عَلَقًا وَعَلَاقَةً وَعُلُوْقًا باب (علم) سے مصدر ہے۔ اس سے خون کا وہ لوتھڑا مراد ہے جس سے رحم مادر میں جنین بنتا ہے۔
مُضْغَةً	[گوشت کا ٹکڑا] یہ مَضَغَ یَمْضُغُ مَضْغًا باب (نصر) سے مصدر ہے ۔ اس کی جمع مُضَغٌ آتی ہے۔
أَجَلِهِ	[اس کی مدت،عرصہ] یہ أَجِلَ یَأْجَلُ أَجَلًا باب (علم) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے مدت ،عرصہ،وقتِ مقرر،موت،مقررہ وقت کی انتہا۔اس کی جمع آجَالٌ آتی ہے۔
شَقِيٌّ	[بدبخت] یہ شَقِيَ یَشْقَى شَقًا وَشَقَاءً باب (علم) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بدبخت،بدحال،ناکام ونامراد۔اس کی جمع أَشْقِيَاءُ آتی ہے۔
سَعِيدٌ	[خوش بخت] یہ سَعِدَ یَسْعَدُ سَعَادَةً وَسَعِیْدٌ باب (علم) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے :بامراد،خوش نصیب،کامیاب۔اس کی جمع سُعَدَاء آتی ہے۔
ذِرَاعٌ	[ہاتھ] یہ ذَرَعَ یَذْرَعُ باب(فتح)سے ہے جس کا مطلب ہے :ہاتھ،انسان کا ذراع (کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی تک)۔
فَيَسْبِقُ	[پس وہ غالب آجاتا ہے] یہ سَبَقَ یَسْبِقُ باب(ضرب) سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہے کسی شے کی طرف آگے بڑھنا،غالب ہونا،جلدی جلدی سے آنا۔
الْكِتَابُ	[کتاب]اس سے مراد تقدیر ہے۔یعنی جو تقدیر میں لکھا ہوا ہوتا ہے وہ غالب آجاتا ہے۔
فَيَدْخُلُهَا	[پس وہ داخل ہو جاتا ہے اس میں] یہ دَخَلَ یَدْخُلُ باب(نصر) سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اگر دَخَلَ کے بعد فِي ہو تو زیادہ تر دُخُولِ مَعْنَوِی مراد ہوتا ہے اور اگر نہ ہو تو عمومی طور پر دُخُولِ مَکَانِي کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

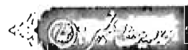


أَحْدَثَ	[اس نے ایجاد کیا] یہ أَحْدَثَ يُحْدِثُ (باب افعال) سے فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہے: ایجاد کرنا ،اپنی طرف سے جاری کرنا، اختراع کرنا، وجود میں لانا۔
فِي أَمْرِنَا هَذَا	[ہمارے اس معاملے میں] أَمْرِنَا سے مراد دین اسلام ہے جس کا مطلب ہے: اسلام میں، ہمارے دین میں ، ہمارے حکم میں ،معاملے میں اس کی جمع أُمُورٌ آتی ہے۔یعنی دینی معاملات میں۔
فَهُوَ رَدٌّ	[تو وہ مردود ہے] یہ رَدَّ يَرُدُّ باب(نصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: روکنا، ہٹانا، لوٹنا، قبول نہ کرنا، اُلٹا ہٹا دینا، کسی بات کی تردید کردینا۔



بَيِّنٌ	[اس نے واضح کردیا] یہ بَيَّنَ يُبَيِّنُ (باب تفعیل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
مُشْتَبِهَاتٌ	[خلط ملط اور مشتبہ ہونے والے] یہ اِشْتَبَهَ يَشْتَبِهُ (باب افتعال) سے اسم فاعل جمع مونث سالم کا صیغہ ہے۔
لَا يَعْلَمُهُنَّ	[نہیں جانتا ان کو] یہ عَلِمَ يَعْلَمُ (باب سمع) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہے: جاننا، واقف ہونا، پہچاننا،حقیقت تک پہنچنا۔
اتَّقَى	[وہ بچ گیا] یہ اِتَّقَى يَتَّقِي (باب افتعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔جس کا مطلب ہے: بچنا ،احتراز کرنا ، دور رہنا ،اللہ تعالی کا خوف دل میں رکھنا،سزا سے ڈر کر اس کی منع کردہ چیزوں سے بچنا۔
اسْتَبْرَأَ	[اس نے بچا لیا ،محفوظ کرلیا] یہ اِسْتَبْرَأَ يَسْتَبْرِئُ(باب استفعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔

عِرْضِهِ	[اس کی جان، عزت] یہ عَرَضَ یَعْرِضُ عَرْضًا وَعُرُوْضًا (باب ضرب) سے ہے جس کا مطلب ہے: بدن، جان، نفس، آبرو، نسبی شرافت۔ اس کی جمع أَعْرَاضٌ آتی ہے۔
وَقَعَ	[وہ واقع ہو گیا] یہ وَقَعَ یَقَعُ (باب فتح) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: گرنا، ثابت وقائم ہونا۔
کَالرَّاعِی	[چرواہے کی طرح] یہ رَعٰی یَرْعٰی رَعْیًا وَمَرْعًی (باب فتح) سے واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جانور کو چرانے والا۔
حَوْلَ الْحِمٰی	[چراگاہ کے اردگرد] لفظ اَلْحِمٰی کا مطلب ہے محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ چراگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔
یُوْشِكُ	[قریب ہے] یہ أَوْشَكَ یُوْشِكُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ اور یہ فعل مقاربہ یعنی کسی فعل پر داخل ہو کر اس کے قربِ وقوع پر دلالت کرتا ہے۔
یَرْتَعَ	[وہ چرنے لگے] یہ رَتَعَ یَرْتَعُ (باب فتح) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔



اَلنَّصِیْحَةُ	[نصیحت] اس کا مطلب ہے: مشورہ، ہمدردانہ بات۔ اس کی جمع نَصَائِح آتی ہے۔



عَصَمُوْا	[انہوں نے بچا لیا] یہ عَصَمَ یَعْصِمُ (باب ضرب) سے جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کسی کی پناہ لینا، فتنہ یا خطا سے بچانا، محفوظ رکھنا۔
إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ	[مگر اسلام کے حق کے ساتھ] یہ حَقَّ یَحِقُّ حَقًّا (باب ضرب ونصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: ثابت ہونا، سچا ہونا۔ اس کی جمع حُقُوْق وحِقَاق آتی ہے۔

وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى	[اور ان کا حساب اللہ پر ہے] یعنی اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ لینے کے بعد نماز اور زکاۃ ادا کرتا ہے تو ہم اسے مسلمان سمجھیں گے، کسی گناہ کی وجہ سے اسے کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔ الّا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کے کفر کا اظہار ہو جیسے: ختم نبوت کا انکار کرنا وغیرہ۔

نَهَيْتُكُمْ	[میں نے تمہیں منع کیا] یہ نَهَى يَنْهَى نَهْياً (باب فتح) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: روکنا، حرام کرنا، منع کرنا۔
فَاجْتَنِبُوْهُ	[پس تم اس سے بچو] یہ اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً (باب افتعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بچنا، دور رہنا، پہلو تہی کرنا، کنارہ کشی کرنا۔

طَيِّبٌ	[پاکیزہ] یہ طَابَ يَطِيبُ طَيْباً وَطَيْبَةً (باب ضرب) سے ہے۔
يُطِيْلُ	[وہ لمبا کرتا ہے] یہ أَطَالَ يُطِيْلُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
أَشْعَثَ	[بکھرے بالوں والا] یہ شَعِثَ يَشْعَثُ (باب سمع) سے ہے جس کا مطلب ہے: بالوں کا بکھرا ہونا اور غبار آلود ہونا، پراگندہ ہونا، میلا کچیلا ہونا۔ اس کی جمع شُعْثٌ آتی ہے۔
أَغْبَرَ	[گرد آلود] یہ غَبِرَ يَغْبَرُ (باب سمع) سے ہے جس کا مطلب ہے: گرد آلود ہونا، مٹیالے رنگ کا ہونا۔ اس کی جمع غُبْرٌ آتی ہے۔
يَمُدُّ	[وہ پھیلاتا ہے] یہ مَدَّ يَمُدُّ (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: پھیلانا، بڑھانا، اٹھانا۔



مَطْعَمُهُ	[اس کا کھانا] یہ طَعِمَ یَطْعَمُ طَعَاماً (باب سمع) سے مصدر میمی ہے یا اسم مکان یا زمان یعنی کھانا، کھانے کا ہوٹل یا وقت۔ اس کی جمع مَطَاعِم آتی ہے۔
مَشْرَبُهُ	[اس کا پینا] یہ شَرِبَ یَشْرَبُ شُرْباً (باب سمع) سے مصدر میمی ہے یا اسم مکان یا زمان یعنی مشروب، پانی پینے کی جگہ، یاوقت۔ اس کی جمع مَشَارِبُ آتی ہے۔
مَلْبَسُهُ	[اس کا پہننا] یہ لَبِسَ یَلْبَسُ لُبْسًا (باب سمع) سے مصدر میمی ہے یا اسم مکان یا زمان یعنی لباس، لباس کی جگہ یا وقت۔ اس کی جمع مَلَابِسُ آتی ہے۔
غُذِيَ	[وہ خوراک دیا گیا] یہ غَذَا یَغْذُو غَذْوًا وَ غِذَاءً (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: خوراک دینا، کھانا کھلانا، غذا دینا، پرورش کرنا۔
فَأَنّٰی	[پس کیسے] یہ استفہام انکاری ہے اور کَیْفَ یا مِنْ أَیْنَ کے معنی میں ہے۔
یُسْتَجَابُ	[قبول کیا جائے] یہ اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ اِسْتِجَابًا (باب استفعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: قبول کرنا، دعا قبول کرنا۔



سِبْطِ	[نواسہ] یہ لفظ پوتے اور نواسے دونوں پر بولا جاتا ہے البتہ نواسے کے معنی میں زیادہ مستعمل ہے۔ اس کی جمع أَسْبَاطٌ آتی ہے۔ اور پوتے کے لیے لفظ «حَفِیْدٌ» مستعمل ہے۔
رَیْحَانَتِهِ	[آپ ﷺ کے پھول] اس کا مطلب ہے: خوشبو دار پھول۔ اس کی جمع رَیَاحِیْن آتی ہے۔
حَفِظْتُ	[میں نے یاد کیا] یہ حَفِظَ یَحْفَظُ حِفْظًا باب (سمع) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
دَعْ	[تو چھوڑ دے] یہ باب (فتح) وَدَعَ یَدَعُ وَدْعًا سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
یَرِیْبُكَ	[وہ تجھے شک میں ڈال دے] یہ رَابَ یَرِیْبُ رَیْبًا وَرِیْبَةً باب (ضرب) سے فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: شک یا تہمت میں ڈالنا، قلق میں ڈالنا، عدم اطمینان۔

حدیث نمبر (۱۲)

حُسْنِ	[خوبصورتی] یہ حَسُنَ یَحْسُنُ حُسْناً باب (کرم، نصر) سے مصدر ہے۔ جس کا مطلب ہے: خوب صورت ہونا، بہتر اور اچھا ہونا، حسین ہونا۔
تَرْکُهُ	[اس کا چھوڑنا] یہ تَرَکَ یَتْرُکُ تَرْکاً باب (نصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: چھوڑنا، نظر انداز کرنا، دست بردار ہونا۔
لَا یَعْنِیْهِ	[جو اس کے لیے اہم (ضروری) نہیں ہے] یہ عَنٰی یَعْنِی عِنَایَةً باب (ضرب) سے فعل مضارع منفی معلوم واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بے ارادہ و بے مقصد، غیر اہم، غیر متعلق، غیر مطلب، غیر مفید۔

حدیث نمبر (۱۳)

لَا یُؤْمِنُ	[نہیں وہ مومن ہوسکتا] یہ آمَنَ یُؤْمِنُ إِیْمَاناً باب (افعال) سے فعل مضارع منفی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، آمَنَ بِهٖ: یقین کرنا، تصدیق کرنا، ایمان لانا، مان لینا۔

حدیث نمبر (۱۴)

لَا یَحِلُّ	[حلال نہیں ہے] یہ حَلَّ یَحِلُّ حَلَالاً (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: جائز اور مباح ہونا، حرام چیز کا جائز ہونا۔
الثَّیِّبُ	[شادی شدہ] اس کا مطلب ہے: غیر باکرہ، شوہر سے جدا ہونے والی عورت۔ (خواہ مطلقہ ہو یا بیوہ)
وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ	[جان کے بدلے جان] یعنی قصاصاً کسی کو قتل کرنا۔
الْمُفَارِقُ	[علیحدہ ہونے والا] یہ فَارَقَ یُفَارِقُ (باب مفاعلة) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ یعنی ارتداد کا رستہ اختیار کرکے دین اسلام کو چھوڑنے والا۔

حدیث نمبر (10)

لِيَصْمُتْ	[چاہیے کہ وہ خاموش رہے] یہ صَمَتَ يَصْمُتُ صَمْتًا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل امر غائب معلوم کا صیغہ ہے۔
جَارَهُ	[اس کا پڑوسی] اس کی جمع جِيْرَةٌ وَجِيْرَانٌ آتی ہے۔
ضَيْفَهُ	[اس کا مہمان] یہ ضَافَ يَضِيْفُ ضَيْفًا (باب ضرب) سے مصدر ہے۔اس کی جمع أَضْيَافٌ وَضُيُوْفٌ آتی ہے۔

حدیث نمبر (11)

أَوْصِنِيْ	[مجھے وصیت کیجئے] یہ أَوْصٰى يُوْصِيْ (باب افعال) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
لَا تَغْضَبْ	[تو غصہ نہ کر] یہ غَضِبَ يَغْضَبُ غَضَباً (باب سمع) سے واحد مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کسی پر غصہ ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کا ارادہ کرنا۔
فَرَدَّدَ	[اس نے لوٹایا] یہ رَدَّدَ يُرَدِّدُ (باب تفعیل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بار بار دہرانا، لوٹانا، بار بار کہنا۔
مِرَارًا	[کئی بار، اکثر، بار بار] یہ مَرَّةٌ کی جمع ہے۔

حدیث نمبر (12)

الْإِحْسَانَ	[احسان کرنا] یہ أَحْسَنَ يُحْسِنُ (باب افعال) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا، اچھا بنانا، اچھا برتاؤ کرنا۔
الْقِتْلَةَ	[قتل کی ہیئت یا نوعیت] یہ قَتَلَ يَقْتُلُ (باب نصر) سے ہے۔یعنی: قتل کرنے کی وہ حالت وکیفیت جس سے تکلیف کم ہو۔

وَلْيُحِدَّ	[اور چاہیے کہ وہ تیز کرے] یہ أَحَدَّ يُحِدُّ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل امر غائب معروف کا صیغہ ہے۔
وَلْيُرِحْ	[چاہیے کہ وہ راحت پہنچائے] یہ أَرَاحَ يُرِيحُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل امر معروف کا صیغہ ہے۔



أَتْبِعْ	[تو پیچھے لگا] یہ أَتْبَعَ يُتْبِعُ (باب افعال) سے واحد مذکر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: پیچھے لگانا، پیچھے چلانا۔
تَمْحُهَا	[وہ اس کو مٹادے گی] یہ مَحَا يَمْحُو (باب نصر وفتح) سے واحد مونث غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مٹانا، اثر زائل کرنا، خاتمہ کردینا۔
وَخَالِقِ النَّاسَ	[لوگوں سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کر] یہ خَالَقَ يُخَالِقُ (باب مفاعلة) سے واحد مذکر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔



يَا غُلَامُ	[اے بچے] اسکی جمع غِلْمَانٌ، غِلْمَةٌ آتی ہے۔ عربوں کے ہاں دودھ چھڑانے کی عمر سے نو برس تک کی عمر کے بچے کو غلام کہتے ہیں۔
اِحْفَظِ اللهَ	[تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کر] یعنی اس کے عائد کردہ فرائض وحدود کی پابندی کر اور تقویٰ اختیار کر اور اس کی ممنوعات ومکروہات سے اجتناب کر۔
تَجِدْهُ	[تو اس کو پائے گا] یہ وَجَدَ يَجِدُ (باب ضرب) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
تُجَاهَكَ	[تیرے سامنے] لفظ تُجَاه اصل میں وِجَاهٌ تھا، جوکہ أَمَامٌ (سامنے، مقابل) کے معنی میں مستعمل ہے اور اس کی تاء پر تینوں اعراب جائز ہیں۔

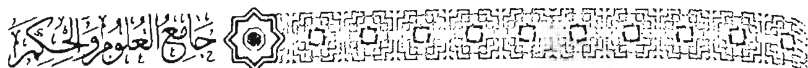




إِذَا اسْتَعَنْتَ	[جب تو مدد طلب کرے] یہ اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ (باب استفعال) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
أَن يَضُرُّوْكَ	[یہ کہ وہ تجھ کو نقصان پہنچائیں] یہ ضَرَّ يَضُرُّ (باب نصر) سے جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: تکلیف پہنچانا، نقصان پہنچانا۔
رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ	[قلمیں اٹھا لی گئیں] یہ رَفَعَ يَرْفَعُ (باب فتح) سے واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔یعنی: ہر چیز تقدیر میں لکھی جا چکی ہے۔
تَعَرَّفْ	[تو پہچان حاصل کر] یہ تَعَرَّفَ يَتَعَرَّفُ (باب تفعّل) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
الرَّخَاءِ	[نرمی کرنا] یہ رَخُوَ يَرْخُوْ رَخَاوَةً وَرَخَاءً (باب شرف) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: نرم وگداز ہونا۔یعنی خوش حالی میں اس کی طرف رجوع کر۔
أَخْطَأَكَ	[جو تجھ سے رہ گیا] یہ أَخْطَأَ يُخْطِئُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
الْفَرَجَ	[کشادگی] یہ فَرِجَ يَفْرَجُ (باب سمع وضرب) سے ہے جس کا مطلب ہے: تنگی کے بعد آسانی، مصیبت کے بعد راحت ۔
الْكَرْبِ	[غم] یہ كَرَبَ يَكْرِبُ (باب ضرب) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: غم، رنج وملال، بے چینی، پریشانی۔اس کی جمع كُرُوْبٌ، كُرَبٌ، أَكْرَابٌ آتی ہے



أَدْرَكَ	[اس نے پالیا] یہ أَدْرَكَ يُدْرِكُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلَى	[پہلی نبوت کی کلام] مراد یہ ہے کہ: پہلی شریعتوں کی وہ اخلاقی خوبی جس کو اس شریعت نے بھی باقی رکھا اور تمام انبیاء علیہم السلام کا بھی اس پر اتفاق ہے۔



لَمْ تَسْتَحْيِ	[تو حیا نہ کرے] یہ اِسْتَحْيَا يَسْتَحْيِي (باب استفعال) سے واحد مذکر حاضر فعل نفی جحد بلم معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: شرم وحیا کرنا، وقار اور سنجیدگی سے رہنا۔
مَا شِئْتَ	[جو تو چاہتا ہے] یہ شَاءَ يَشَاءُ (باب فتح) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: چاہنا، ارادہ کرنا۔ یہ امر زجر و توبیخ کیلئے ہے۔



اسْتَقِمْ	[تو ثابت قدم رہ] یہ اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيمُ (باب استفعال) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔



الْمَكْتُوبَاتِ	[فرض کی گئیں] یہ كَتَبَ يَكْتُبُ (باب نصر) سے اسم مفعول جمع مونث سالم کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: فرض کرنا، ضروری قرار دینا، لازم کرنا۔
أَحْلَلْتُ	[میں حلال سمجھوں] یہ أَحَلَّ يُحِلُّ (باب افعال) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے حرام کام کا حلال ہو جانا، مباح و جائز کرنا۔
حَرَّمْتُ	[میں حرام سمجھوں] یہ حَرَّمَ يُحَرِّمُ (باب تفعیل) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: حرام و ناجائز بنانا، حرام و ممنوع قرار دینا۔
لَمْ أَزِدْ	[نہ میں اضافہ کروں] یہ زَادَ يَزِيدُ (باب ضرب) سے واحد متکلم فعل نفی جحد بلم معروف کا صیغہ ہے۔



شَطْرُ	[نصف] اس کا مطلب ہے: نصف، آدھا۔ اسکی جمع أَشْطُرٌ وَشُطُورٌ آتی ہے۔ یعنی طہارت کا اجر و ثواب ایمان کے ثواب کے نصف تک جا پہنچتا ہے۔
تَمْلأُ	[بھر دیتا ہے] یہ مَلَأَ يَمْلَأُ مَلْأً (باب فتح) سے واحد مونث غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بھرنا، پُر کرنا۔

بُرْهَانٌ	[دلیل] یہ بَرْهَنَ يُبَرْهِنُ (باب فعللة) سے ہے جس کا مطلب ہے: قاطع اور واضح دلیل، ثبوت۔ اس کی جمع بَرَاهِين آتی ہے۔یعنی صدقہ وخیرات آدمی کے سچے ایمان کی دلیل ہے۔
ضِيَاءٌ	[روشنی] یہ ضَاءَ يَضُوءُ (باب نصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: روشن ہونا، چمکنا۔لفظ ضیاء میں اشارہ ہے کہ صبر مشکل ترین کام ہے کیونکہ اس میں روشنی اور حرارت ہوتی ہے بخلاف نور کے کہ اس میں صرف روشنی ہوتی ہے۔
حُجَّةٌ لَكَ	[تیرے لیے دلیل ہے] یہ حَجَّ يَحُجُّ (نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: دلیل، برھان، ثبوت۔اس کی جمع حُجَج و حِجَاج آتی ہے۔یعنی قیامت کے دن تیرے حق میں گواہ اور سفارشی ہوگا اگر اس کے احکامات پر عمل کیا۔
أَوْ عَلَيْكَ	[یا تیرے خلاف]یعنی اس سے اعراض کی وجہ سے قیامت کے دن تیرے خلاف گواہی دے گا۔
يَغْدُو	[صبح کو نکلتا ہے] یہ غَدَا يَغْدُو (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: صبح کے وقت کسی جگہ جانا۔
فَبَائِعٌ نَفْسَهُ	[پس وہ اپنے آپ کو بیچنے والا ہوتا ہے] یہ بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا (باب ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: تاجر، سوداگر، بیچنے والا۔
فَمُعْتِقُهَا	[پس وہ اس کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے] یہ أَعْتَقَ يُعْتِقُ (باب افعال) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔یعنی نیک اعمال کر کے جہنم اور اس کے عذابوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔
أَوْ مُوبِقُهَا	[یا وہ اس کو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے] یہ أَوْبَقَ يُوبِقُ (باب افعال) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے: جس کا مطلب ہے ہلاک کرنا ذلیل کرنا۔یعنی برے اعمال کی وجہ سے جہنم کا مستحق بن کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے۔

جَعَلْتُهُ	[میں نے اسکو بنا دیا] یہ جَعَلَ یَجْعَلُ جَعْلًا (باب منع) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
ضَالٌّ	[گمراہ] یہ ضَلَّ یَضِلُّ ضَلَالًا وَضَلَالَةً (باب ضرب) سے ہے۔اس کی جمع ضُلَّالٌ آتی ہے۔یعنی رسولوں کی آمد سے پہلے تم سب دین سے لاعلم اور ناواقف تھے۔
فَاسْتَهْدُونِیْ	[پس تم مجھ سے ہدایت مانگو] یہ اِسْتَهْدٰی یَسْتَهْدِی (باب استفعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
جَائِعٌ	[بھوکا] یہ جَاعَ یَجُوْعُ جَوْعًا وَجَوْعَةً (باب نصر) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔
أَطْعَمْتُهُ	[میں نے اس کو کھلایا] یہ أَطْعَمَ یُطْعِمُ (باب افعال) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کھلانا، چکھانا، روزی دینا، رزق عطا کرنا۔
فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ	[پس تم مجھ سے کھانا مانگو] یہ اِسْتَطْعَمَ یَسْتَطْعِمُ (باب استفعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
عَارٍ	[ننگا] یہ عَرِیَ یَعْرَی (باب علم) سے ہے۔
كَسَوْتُهُ	[میں اسکو کپڑے پہنا دوں] یہ كَسَا یَكْسُوْ كَسْوًا (باب نصر) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
فَاسْتَكْسُوْنِیْ	[پس مجھ سے لباس طلب کرو] یہ اِسْتَكْسَا یَسْتَكْسِی (باب استفعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
تُخْطِئُوْنَ	[تم گناہ کرتے ہو] یہ أَخْطَأَ یُخْطِئُ (باب افعال) سے جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: غلطی کرنا، راہِ صواب سے دور ہو جانا۔

فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ	[پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو] یہ اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ (باب استفعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔
أَتْقٰی	[سب سے زیادہ متقی] یہ وَقٰی یَقِیْ وَقْیًا وَوِقَایَةً (باب ضرب) سے واحد مذکر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔
أَفْجَرِ	[سب سے زیادہ گنہگار] یہ فَجَرَ یَفْجُرُ فُجُوْرًا (باب نصر) سے واحد مذکر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔
صَعِیْدٍ	[کشادہ جگہ] یہ صَعِدَ یَصْعَدُ (باب سمع) سے ہے جس کا مطلب ہے: سطح زمین، مٹی، کشادہ جگہ، کھلا میدان۔ اس کی جمع صُعْدَانٌ وَصُعُدٌ آتی ہے۔
مَسْأَلَتَهُ	[اپنی حاجت کا] یہ سَأَلَ یَسْئَلُ (باب فتح) سے مصدر میمی ہے جس کا مطلب ہے حاجت، طلب وفرمائش۔ اس کی جمع مَسَائِلُ آتی ہے۔
الْمِخْیَطُ	[سوئی] یہ خَاطَ یَخِیطُ خَیْطاً (باب ضرب) سے واحد مذکر اسم آلہ ہے جس کا مطلب ہے: سلائی کا آلہ، سوئی وغیرہ۔
أُحْصِیْهَا	[میں اس کو شمار کرتا ہوں] یہ أَحْصَی یُحْصِیْ (باب افعال) سے واحد متکلم فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
أُوَفِّیْكُمْ	[میں تم کو پورا پورا دوں گا] یہ وَفّٰی یُوَفِّیْ (باب تفعیل) سے واحد متکلم فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ یعنی آخرت میں پوری جزا اور بدلہ ہوگا کسی پر ظلم اور زیادتی نہیں ہوگی۔
فَلَا یَلُوْمَنَّ	[ہرگز نہ وہ ملامت کرے] یہ لَامَ یَلُوْمُ لَوْمًا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف مؤکد بہ نون تاکید ثقیلہ کا صیغہ ہے۔

حدیث نمبر (۲۵)

أَهْلُ الدُّثُوْرِ	[کثیر مال والے] یہ الدَّثْرُ کی جمع ہے۔ جس کا مطلب ہے: بہت سارا مال، ہر کثیر شے



لفظ	معنی
بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ	[اپنے زائد اموال کیساتھ] یہ فَضَلَ يَفْضُلُ فَضْلًا (باب نصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: ضرورت سے زائد، باقی بچا ہوا۔
تَتَصَدَّقُوْنَ	[تم صدقہ کرو] یہ تَصَدَّقَ يَتَصَدَّقُ (باب تفعّل) سے جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کسی کو کوئی چیز خیرات کرنا، صدقہ میں دینا۔
تَهْلِيْلَةٍ	[لَا إِلٰهَ اِلَّا الله کہنا] یہ هَلَّلَ يُهَلِّلُ (باب تفعیل) سے مصدر ہے۔
بُضع	[شرمگاہ] اس کی جمع بُضُوْعٌ و أَبْضَاعٌ آتی ہے۔
شَهْوَتَهُ	[اس کی شہوت] یہ شَهَا يَشْهُوْ شَهْوَةً (باب نصر) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: نفسانی خواہش (نفسانی قوت جو ہر قابل رغبت شے کی طرف مائل کرتی ہے)، اسکی جمع شَهَوَاتٌ آتی ہے۔
وَضَعَهَا	[اس نے اس کو رکھا] یہ وَضَعَ يَضَعُ وَضْعًا (باب فتح) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
وِزْرٌ	[گناہ] یہ وَزَرَ يَزِرُ وِزْرًا وَزِرَةً (باب ضرب) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: بھاری بوجھ اٹھانا، گناہ گار ہونا۔ اس کی جمع أَوْزَارٌ آتی ہے

حدیث نمبر

لفظ	معنی
سُلَامَى	[ہڈیاں] اسکی جمع سُلَامَيَاتٌ آتی ہے۔ جس کا مطلب ہے جوڑ دار ہڈیاں، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی ہڈیاں۔ یہاں جسم کی تمام ہڈیاں اور جوڑ مراد ہیں جن کی تعداد دوسری روایات میں 360 بیان کی گئی ہے۔
تَعْدِلُ	[تو انصاف کرتا ہے] یہ عَدَلَ يَعْدِلُ (باب ضرب) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
تُعِيْنُ	[تو مدد کرتا ہے] یہ أَعَانَ يُعِيْنُ (باب افعال) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔

فَتَحْمِلُهُ	[پس تو اسکو سوار کرتا ہے] یہ حَمَلَ یَحْمِلُ وَ حَمْلًا وَ حُمُوْلًا (باب ضرب) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
تَرْفَعُ	[تو بلند کرتا ہے] یہ رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا وَرِفَاعًا (باب فتح) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
مَتَاعَهُ	[اس کا سامان] اس کا مطلب ہے: سامانِ تجارت وغیرہ، اسباب زندگی، کھانے پینے کی چیزیں، سامانِ تفریح۔ اسکی جمع اَمْتِعَةٌ آتی ہے۔
خُطْوَةٍ	[قدم] یہ خَطَا یَخْطُوْ خَطْوًا (باب نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: ایک قدم، قدم کی ایک حرکت، دونوں قدموں کا درمیانی فاصلہ۔ اسکی جمع خُطًى وَ خُطُوَات آتی ہے۔
تَمْشِيْهَا	[تو اس کو چلتا ہے] یہ مَشَا یَمْشِي مَشْيًا (باب ضرب) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: چلنا، ارادہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔
تُمِيْطُ الْأَذَى	[تو تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے] یہ أَمَاطَ یُمِیْطُ (باب افعال) سے واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: ہٹانا، دور کرنا۔

حدیث نمبر (۲۷)

حَاكَ	[کھٹکے] یہ حَاكَ یَحُوْكُ حَوْكًا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: دل میں بیٹھنا، جمنا، جگہ دینا۔
كَرِهْتَ	[تو نے ناپسند کیا] یہ كَرِهَ یَكْرَهُ كَرْهًا وَ كَرَاهَةً وَ كَرَاهِيَةً (باب سمع) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
يَطَّلِعَ عَلَيْهِ	[وہ اس پر مطلع ہو] یہ اِطَّلَعَ یَطَّلِعُ (باب افتعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
اطْمَأَنَّتْ	[مطمئن ہو] یہ اِطْمَأَنَّ یَطْمَئِنُّ (باب افعِلّال) سے واحد مونث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
تَرَدَّدَ	[متردد ہو] یہ تَرَدَّدَ یَتَرَدَّدُ (باب تفعّل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: تردد کرنا، ایک رخ پر نہ جمنا۔

أَفْتَاكَ	[وہ تجھ کو فتویٰ دے] یہ أَفْتَى يُفْتِيْ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: شرعی حکم بیان کرنا۔



وَجِلَتْ	[ڈر گئے] یہ وَجِلَ يَوْجَلُ وَجَلًا (باب سمع) سے واحد مونث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: ڈرنا، گھبرانا۔
ذَرَفَتْ	[بہہ پڑیں] یہ ذَرِفَ يَذْرَفُ ذَرْفًا وَذُرُوفًا (باب ضرب وسمع) سے واحد مونث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: آنسو بہنا
مُوَدِّعٍ	[الوداع کرنے والا] یہ وَدَّعَ يُوَدِّعُ (باب تفعیل) سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مسافر کا لوگوں کو الوداع کہتے ہوئے رخصت ہونا، بچھڑنا۔
فَعَلَيْكُمْ	[اس کو لازم پکڑو] عَلَيْكَ یہ اسم فعل بمعنی امر (اِلْزَم) ہے۔ جس کا مطلب ہے کسی پر کوئی چیز لازم کرنا، کسی چیز کا پابند کرنا۔
عَضُّوا عَلَيْهَا	[اُس کو مضبوطی سے تھام لو] یہ عَضَّ يَعَضُّ عَضًّا (باب فتح) سے جمع مذکر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔
بِالنَّوَاجِذِ	[داڑھوں کے ساتھ] یہ نَجَذَ يَنْجُذُ نَجْذًا (باب نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: داڑھوں سے پکڑنا، آخری داڑھ جس کو عقل داڑھ کہتے ہیں۔ یہ اَلنَّاجِذ کی جمع ہے۔
مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ	[نئے ایجاد کردہ امور] یہ أَحْدَثَ يُحْدِثُ (باب افعال) سے اسم مفعول جمع مونث سالم کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: وہ نئی بات جس کا ثبوت کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور اجماع سے ثابت نہ ہو، بدعت۔

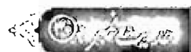


يُبَاعِدُنِيْ	[وہ مجھے دور کردے] یہ بَاعَدَ يُبَاعِدُ (باب مفاعلۃ) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔



تُطْفِئُ	[وہ مٹا دیتا ہے] یہ أَطْفَأَ يُطْفِئُ (باب افعال) سے واحد مونث غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: آگ یا بتی وغیرہ بجھانا۔
جَوْفِ اللَّيْلِ	[رات کا آخری پہر] یہ جَوِفَ يَجْوَفُ جَوْفًا (باب سمع) سے ہے جس کا مطلب ہے: ہر چیز کا اندرونی کھوکھلا حصہ، رات کا آخری تہائی حصہ۔ اس کی جمع أَجْوَافٌ آتی ہے۔
تَتَجَافَى	[دور رہتے ہیں] یہ تَجَافَى يَتَجَافَى (باب تفاعل) سے واحد مونث غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: دور ہونا، الگ ہونا۔
جُنُوبُهُم	[ان کے پہلو] یہ جَنُبَ يَجْنُبُ (باب شرف) سے ہے جس کا مطلب ہے: پہلو، سمت، گوشہ، کنارہ۔ یہ الْجَنْبُ کی جمع ہے۔
الْمَضَاجِعِ	[بستر] یہ ضَجَعَ يَضْجَعُ (باب فتح) سے ہے جس کا مطلب ہے: بستر، پلنگ، چارپائی، یہ اَلْمَضْجَعُ کی جمع ہے۔
عَمُوْدُهُ	[اس کا ستون] اس کا مطلب ہے: سہارا، ستون۔ اس کی جمع أَعْمِدَةٌ وَعُمُدٌ وَعَمَدٌ آتی ہے۔
ذِرْوَةُ	[چوٹی] یہ ذَرَا يَذْرُو (باب نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: چوٹی، بلندی۔ اس کی جمع ذُرًا آتی ہے۔
سَنَامِهِ	[اس کی کوہان] یہ سَنِمَ يَسْنَمُ (باب سمع) سے ہے جس کا مطلب ہے: کوہان، اونٹ اور اونٹنی کی کمر پر ابھرا ہوا چربی کا گٹھا، اس کی جمع أَسْنِمَةٌ آتی ہے۔
بِمَلَاكِ	[بنیاد] یہ مَلَكَ يَمْلِكُ (باب ضرب) سے ہے جس کا مطلب ہوتا ہے: اصل، بنیاد۔
كُفَّ	[تو روک کے رکھ] یہ كَفَّ يَكُفُّ (باب نصر) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: روکنا، باز رکھنا۔
لَمُؤَاخَذُوْنَ	[البتہ وہ مؤاخذہ کیے جائیں گے] یہ آخَذَ يُؤَاخِذُ (باب مفاعلہ) سے اسم مفعول جمع مذکر کا صیغہ ہے۔

ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ	[تیری ماں تجھ سے محروم ہو] یہ ثَكِلَ يَثْكَلُ ثُكْلًا (باب سمع) سے واحد مونث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
يَكُبُّ	[منہ کے بل گرائے گا] یہ كَبَّ يَكُبُّ (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔
مَنَاخِرِهِمْ	[اپنی ناکوں کے بل] یہ نَخَرَ يَنْخِرُ (باب ضرب) سے ہے جس کا مطلب ہے: نتھنا، ناک۔ یہ اَلْمَنْخَرُ کی جمع ہے۔
حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ	[ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصل] یعنی زبانوں نے جو غلط، ممنوع، فضول اور بے فائدہ کلام کی۔ یہ اَلْحَصِيْدَةُ کی جمع ہے۔



فَلَا تُضَيِّعُوْهَا	[پس تم ان کو ضائع نہ کرو] یہ ضَيَّعَ يُضَيِّعُ (باب تفعیل) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے۔ یعنی ان کو ترک کر کے یا ان کے بارے میں اس حد تک غفلت کر کے کہ ان کا وقت ہی نکل جائے ان کو ضائع نہ کرو۔
فَلَا تَعْتَدُوْهَا	[پس تم ان سے تجاوز نہ کرو] یہ اِعْتَدَى يَعْتَدِيْ (باب افتعال) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے۔
فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا	[پس تم ان کی بے حرمتی نہ کرو] یہ اِنْتَهَكَ يَنْتَهِكُ (باب افتعال) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بے حرمتی کرنا، پامال کرنا۔
غَيْرَ نِسْيَانٍ	[بغیر بھولے] یہ نَسِيَ يَنْسَى نِسْيَانًا (باب سمع) سے مصدر ہے۔ یعنی اللہ رب العزت کے متعلق تو بھولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ ازراہ لطف وکرم خاموشی اختیار کی ہے۔ اس لیے وہ سب مباح اور حلال ہیں۔
فَلَا تَبْحَثُوْا	[پس تم بحث نہ کرو] یہ بَحَثَ يَبْحَثُ بَحْثًا (باب منع) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: جستجو کرنا، تلاش کرنا، غور وفکر کرنا۔

حدیث نمبر (۳۱)

دُلَّنِي	[مجھے اطلاع دیجئے] یہ دَلَّ یَدُلُّ دَلَالَةً (باب نصر) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: راہنمائی کرنا، اطلاع دینا، بتانا۔
اِزْهَدْ	[بے رغبتی اختیار کر] یہ «زَهَدَ یَزْهَدُ زُهْدًا» (باب فتح) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔

حدیث نمبر (۳۲)

لَاضَرَرَ	[نہیں ہے تکلیف دینا (شریعت میں)] یہ ضَرَّ یَضُرُّ (باب نصر) سے ہے۔ جس کا مطلب ہے: تکلیف پہنچانا، نقصان دینا۔
وَلَاضِرَارَ	[اور انتقاماً تکلیف دینا بھی نہیں ہے] یعنی بدلے میں بھی (انتقاماً) کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

حدیث نمبر (۳۳)

بِدَعْوَاهُمْ	[ان کے دعوے کے ساتھ] یہ دَعَا یَدْعُوْ دَعْوًا وَدَعْوَةً وَدُعَاءً وَدَعْوًى (باب نصر) سے ہے جس کا مطلب ہے: دعوی
لَادَّعَى	[البتہ دعوی کرتا] یہ اِدَّعَا یَدَّعِیْ (باب افتعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: چاہنا، خواہش کرنا، اپنے لئے کسی چیز کا دعوی کرنا کہ وہ میری ہے۔
اَلْبَیِّنَةُ	[دلیل] اس کا مطلب ہے: حجت، شہادت، واضح دلیل۔ اسکی جمع بَیِّنَات آتی ہے۔
اَلْیَمِیْنُ	[قسم] اس کی جمع أَیْمُنٌ، أَیْمَانٌ، أَیَامِنُ آتی ہے۔



مُنْكَرًا	[بری چیز] یہ أَنْكَرَ يُنْكِرُ (باب انعال) سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے ہر وہ بات جو شریعت کی رو سے ناپسندیدہ یا حرام ہو۔اس کی جمع مُنْكَرَات آتی ہے۔
فَلْيُغَيِّرْهُ	[پس چاہیے کہ وہ اسے تبدیل کرے] یہ غَيَّرَ يُغَيِّرُ (باب تفعیل) سے واحد مذکر غائب فعل امر غائب معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: روکنا، تبدیل کرنا۔
أَضْعَفُ	[سب سے زیادہ کمزور] یہ ضَعُفَ يَضْعُفُ (باب شرف) سے واحد مذکر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔



لَا تَحَاسَدُوا	[ایک دوسرے سے حسد نہ کرو] یہ تَحَاسَدَ يَتَحَاسَدُ (باب تفاعل) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے۔اور حسد کہتے ہیں کسی سے زوال نعمت کی خواہش رکھنا۔
لَا تَنَاجَشُوا	[تم قیمت میں اضافہ نہ کرو] یہ تَنَاجَشَ يَتَنَاجَشُ (باب تفاعل) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بڑھ چڑھ کر بولی بولنا۔
لَا تَبَاغَضُوا	[تم باہم نفرت ودشمنی نہ رکھو] یہ تَبَاغَضَ يَتَبَاغَضُ (باب تفاعل) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے۔
لَا تَدَابَرُوا	[تم باہم قطع تعلقی نہ کرو] یہ تَدَابَرَ يَتَدَابَرُ (باب تفاعل) سے جمع مذکر حاضر فعل نہی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: قطع تعلقی کرنا، ایک دوسرے سے منہ پھیرنا۔
لَا يَبِعْ	[نہ وہ بیع کرے] یہ بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل نہی معروف کا صیغہ ہے۔
لَا يَظْلِمُهُ	[وہ اس پر ظلم نہیں کرتا] یہ ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا وَمَظْلِمَةً (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: زیادتی کرنا، ناانصافی کرنا، حق تلفی کرنا۔

لَا يَخْذُلُهُ	[وہ اس کو بے یارومددگار نہیں چھوڑتا] یہ خَذَلَ يَخْذُلُ خَذْلًا وَخِذْلَانًا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، بے یارومددگار چھوڑنا۔
لَا يَكْذِبُهُ	[وہ اس سے جھوٹ نہیں بولتا] یہ كَذَبَ يَكْذِبُ كَذِبًا وَكِذْبًا وَكِذَابًا (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: جھوٹ بولنا، خلاف واقع خبر دینا۔
لَا يَحْقِرُهُ	[وہ اس کو ذلیل نہیں کرتا] یہ حَقَرَ يَحْقِرُ حَقْرًا وَحُقْرَةً وَحُقَارَةً (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: ذلیل وحقیر جاننا، ذلیل کرنا۔
عِرْضُهُ	[اس کی عزت] یہ عَرَضَ يَعْرِضُ عَرْضًا وَعُرُوْضًا (باب ضرب) سے ہے۔ اس کی جمع أَعْرَاضٌ آتی ہے۔



نَفَّسَ	[اس نے غم وتکالیف دور کی] یہ نَفَّسَ يُنَفِّسُ (باب تفعیل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
كُرْبَةً	[غم] یعنی: رنج وملال، بے چینی۔ اس کی جمع كُرَبٌ آتی ہے۔ مراد ایسی تکلیف جس سے دل غمگین اور پریشان ہو۔
عَوْنِ	[مدد کرنا] اس کی جمع أَعْوَانٌ آتی ہے۔
سَلَكَ	[وہ چلا] یہ سَلَكَ يَسْلُكُ سَلْكًا وَسُلُوْكًا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
يَلْتَمِسُ	[وہ تلاش کرتا ہے] یہ اِلْتَمَسَ يَلْتَمِسُ (باب افتعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: چاہنا، تلاش کرنا۔

يَتَدَارَسُوْنَهٗ	[وہ باہم مذاکرہ کرتے ہیں] یہ تَدَارَسَ يَتَدَارَسُ (باب تفاعل) سے جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مذاکرہ کرنا، مدارسہ کہتے ہیں: ایک پڑھے اور دوسرا سنے۔
غَشِيَتْهُمْ	[وہ ان کو ڈھانپ لیتی ہے] یہ غَشِيَ يَغْشٰى غَشْيًا (باب علم) سے واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: گھیر لینا، ڈھانکنا۔
بَطَّأَ	[اُس نے پیچھے چھوڑ دیا] یہ بَطَّأَ يُبَطِّئُ (باب تفعیل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: کسی کو کام سے موخر کرنا، پیچھے چھوڑنا۔
لَمْ يُسْرِعْ	[نہیں آگے بڑھا سکتا] یہ أَسْرَعَ يُسْرِعُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع نفی جحد معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: جلدی کرنا، لپکنا۔ یعنی اس کا نسب اسے روزِ قیامت نفع نہیں دے گا۔

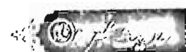
هَمَّ	[اس نے ارادہ کیا] یہ هَمَّ يَهُمُّ هَمًّا (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: پختہ ارادہ کرنا، جستجو کرنا۔
ضِعْفِ	[گنا] یہ ضَعَفَ يَضْعَفُ ضَعْفًا (باب منع) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: دوگنا، ڈبل۔

عَادٰى	[اس نے دشمنی کی] یہ عَادٰى يُعَادِيْ (باب مفاعلہ) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ	[میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں] یہ آذَنَ يُؤْذِنُ (باب افعال) سے واحد متکلم فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: اعلان کرنا، منادی کرنا، آواز دینا۔

يَبْطِشُ	[وہ پکڑتا ہے] یہ بَطَشَ يَبْطِشُ بَطْشًا (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مضبوطی سے پکڑنا۔
مَا يَزَالُ	[ہمیشہ رہتا ہے] یہ فعل ناقص ہے، استمرار فعل پر دلالت کرتا ہے، اسم اور خبر پر داخل ہوتا ہے جس کا مطلب ہے: مسلسل کام کرنا۔
وَرِجْلَهُ	[اور اس کی ٹانگ] اس کی جمع أَرْجُلٌ آتی ہے
اِسْتَعَاذَنِيْ	[وہ مجھ سے پناہ طلب کرے] یہ اِسْتَعَاذَ يَسْتَعِيْذُ (باب استفعال) سے واحد مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے پناہ چاہنا۔



تَجَاوَزَ	[اس نے معاف کر دیا ہے] تَجَاوَزَ يَتَجَاوَزُ (تفاعل) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: درگزر کرنا، معاف کرنا۔
اسْتُكْرِهُوْا	[وہ مجبور کئے گئے] یہ اِسْتَكْرَهَ يَسْتَكْرِهُ (باب استفعال) سے جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔



بِمَنْكِبِيْ	[میرے کندھے سے] اس کی جمع مَنَاكِبُ آتی ہے۔
غَرِيْبٌ	[اجنبی] یہ غَرُبَ يَغْرُبُ غَرَابَةً وَغُرْبَةً (باب شرف) سے ہے جس کا مطلب ہے: اجنبی، غیر ملکی، پردیسی۔ اس کی جمع غَرَائِبُ آتی ہے۔
عَابِرٌ	[طے کرنے والا، گزرنے والا، پار کرنے والا] یہ عَبَرَ يَعْبُرُ عَبْرًا وَعُبُوْرًا (باب نصر) سے واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: مسافر، راہ گیر، راہی۔ اسکی جمع عُبَّارٌ آتی ہے۔

خُذْ	[تو پکڑ] یہ أَخَذَ یَأْخُذُ اَخْذًا (باب نصر) سے واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: لینا، پکڑنا۔

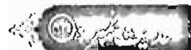


هَوَاهُ	[اس کی خواہش] یہ هَوِیَ یَهْوٰی هَوًی (باب علم) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: میلان، محبت، خواہش نفس، محبوب و پسندیدہ چیز۔
تَبَعًا	[تابع] یہ تَبِعَ یَتْبَعُ تَبَعًا (باب سمع) سے مصدر ہے۔
جِئْتُ بِهِ	[میں اس کو لایا ہوں] یعنی دین و شریعت



مَا دَعَوْتَنِیْ	[جب تک تو مجھ کو پکارتا رہے] یہ دَعَا یَدْعُوْ دَعْوًا وَدَعْوَةً وَدُعَاءً (باب نصر) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: طلب کرنا، مانگنا، پکارنا۔ شروع میں مَا ظرفیہ ہے۔
رَجَوْتَنِیْ	[تو نے مجھ سے امید رکھی] یہ رَجَا یَرْجُو رَجَاءً وَرَجَانَةً (باب نصر) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: امید کرنا، توقع کرنا۔
لَا أُبَالِیْ	[میں پرواہ نہیں کروں گا] یہ بَالٰی یُبَالِیْ (باب مفاعلہ) سے واحد متکلم فعل مضارع منفی کا صیغہ ہے۔ یعنی تیرے گناہوں کی کثرت کی مجھے کوئی پرواہ نہیں
عَنَانَ السَّمَاءِ	[آسمان کی بلندیاں] اس کی واحد عَنَانَةٌ آتی ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے: بادل بلندی آسمان۔ یعنی خواہ تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں جس سے زمین و آسمان کا درمیانی خلا بھر جائے۔
بِقُرَابِ الْأَرْضِ	[زمین بھر کر] یہ قَارَبَ یُقَارِبُ (باب مفاعلہ) کا مصدر ہے جس کا مطلب ہے بھرنے کے قریب ہونا، مراد اتنے گناہ لے آئے جن سے زمین ہی بھر جائے۔

بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً	[زمین بھر کر بخشش] یہ لفظ تو صرف مقابلے میں استعمال ہوا ہے وگرنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔
لَقِيْتَنِي	[تو مجھ سے ملے] یہ لَقِيَ يَلْقَى لِقَاءً (باب سمع) سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔



أَلْحِقُوْا	[تم پہنچادو] یہ أَلْحَقَ يُلْحِقُ اِلْحَاقًا (باب افعال) سے جمع مذکر حاضر فعل امر معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: پہنچانا، وابستہ کرنا، ملانا، پیچھے لگانا، منسلک کرنا، شامل کرنا۔
الْفَرَائِضَ	[مقررہ حصے] یہ فَرِيْضَةٌ کی جمع ہے۔ جس کا مطلب ہے: مقررہ حصہ، اور وراثت کی شرعی تقسیم کے اصول وضوابط کی روشنی میں تقسیم کا علم، علم فرائض کہلاتا ہے۔
أَبْقَت	[وہ باقی رکھے] یہ أَبْقَى يُبْقِيْ اِبْقَاءً (باب افعال) سے واحد مونث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: باقی رکھنا، محفوظ رکھنا
فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ	[پس سب سے زیادہ قریبی مرد کے لیے] مرنے والے کے ترکے سے حصہ پانے والوں کی دو قسمیں ہیں: ① اصحاب الفرائض ② عصبات۔ اصحاب الفرائض سے مراد وہ رشتے دار ہیں جن کا حصہ قرآن کریم میں طے شدہ ہے۔ عصبات سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ طے شدہ نہیں بلکہ اگر مقررہ حصہ لینے والا کوئی رشتہ دار نہ ہو تو پوری جائیداد کے مالک بن جاتے ہیں۔ اگر مقررہ حصہ لینے والے موجود ہوں تو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کے مالک یہ عصبات ہوتے ہیں، مثلاً: بیٹا، پوتا اور بھائی وغیرہ عصبات ہیں۔



اَلرَّضَاعَةُ	[دودھ پینا] یہ رَضَعَ يَرْضِعُ (باب ضرب وسمع) سے ہے جسکا مطلب ہے: دودھ پینا، رضاعت سے مراد دودھ پلانا ہے۔ یعنی جب کسی بچے کو ماں کے علاوہ کوئی اور عورت دودھ پلائے تو وہ عورت بھی اسی طرح اس کی ماں شمار ہوتی ہے جس طرح جننے والی ماں ہے۔

عَامَ الْفَتْحِ	[فتح کے سال] مراد جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھ ہجری ۔
الْأَصْنَامِ	[بت] یہ صَنَم کی جمع ہے اور « صَنَمٌ » اس پتھر یا لکڑی یا کسی دھات کے بنائے ہوئے بت، تصویر یا مجسمے کو کہتے ہیں جو کسی انسان یا فرشتے یا دیوتا کی حقیقی یا خیالی صورت پر پوجا کے لیے بنایا گیا ہو، جب کہ « وَثَنٌ » ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو غیر اللہ کی عبادت کے لیے مختص ہو، خواہ قبر ہو یا درخت یا دریا یا بت یا کوئی جانور یا انسان وغیرہ۔
شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ	[مردار کی چربی] یہ شَحْمٌ کی جمع ہے جس کا مطلب ہے: چربی، چکنائی
يُطْلٰى	[لیپ کیا جاتا ہے] یہ طَلٰی یَطْلِیْ (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: لیپ کرنا، پالش کرنا، روغن پھیرنا۔
السُّفُنُ	[کشتیاں] جمع ہے سَفِيْنَةٌ کی ۔
وَيُدْهَنُ	[اور رنگا جاتا ہے] یہ دَهَنَ يَدْهُنُ (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: تیل ملنا، مالش کرنا ۔
الْجُلُوْدُ	[چمڑے] جمع ہے جِلْدٌ کی ۔
يَسْتَصْبِحُ	[وہ چراغ جلاتے ہیں] یہ اِسْتَصْبَحَ يَسْتَصْبِحُ (باب استفعال) سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے ۔
فَأَجْمَلُوْهُ	[انہوں نے اس کو پگھلایا] یہ أَجْمَلَ يُجْمِلُ (باب افعال) سے جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔

تُصْنَعُ	[بنائی جاتی ہے] یہ صَنَعَ يَصْنَعُ (باب فتح) سے واحد مونث غائب فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بنانا، تیار کرنا۔

مُسْكِرٍ	[نشہ آور] یہ أَسْكَرَ يُسْكِرُ (باب افعال) سے واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: نشہ چڑھانا، مست بنا دینا، مدہوش بنا دینا۔

حدیث نمبر (۷۴)

وِعَاءٌ	[برتن] ہر وہ حسی یا معنوی چیز جس میں کوئی چیز محفوظ کی جائے۔ اس کی جمع «أَوْعِيَةٌ» آتی ہے۔
أَكَلَاتٌ	[چند لقمے] یہ أُكْلَةٌ کی جمع ہے جو کہ لقمہ کے معنی میں ہے۔
صُلْبَهُ	[اس کی کمر] کمر میں ریڑھ کی ہڈی کو صلب کہتے ہیں اور یہ مجازاً کمر پر بولا جاتا ہے۔
لَاَمَحَالَةَ	[ضروری] ناگزیر، ضرور۔ یعنی اگر زیادہ ہی کھانا چاہتا ہے تو پیٹ کے تین حصے کر لے۔

حدیث نمبر (۷۵)

أَرْبَعٌ	[چار] یعنی: خِصَالٌ أَرْبَعٌ یا أَرْبَعٌ مِنَ الْخِصَالِ یعنی: چار خصلتیں، چار عادتیں۔
مُنَافِقًا	[منافق] یہ نَافَقَ يُنَافِقُ (باب مفاعلہ) سے اسم فاعل ہے۔ جس کا مطلب ہے: دورخی کرنے والا۔
أَخْلَفَ	[وعدہ خلافی کرتا ہے] یہ أَخْلَفَ يُخْلِفُ (باب افعال) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
خَاصَمَ	[جھگڑتا ہے] یہ خَاصَمَ يُخَاصِمُ (باب مفاعلہ) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔
فَجَرَ	[بدزبانی کرتا ہے] یہ فَجَرَ يَفْجُرُ (باب نصر) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: گناہ کرنا، بے ہودہ گوئی کرنا۔
عَاهَدَ	[عہد کرے] یہ عَاهَدَ يُعَاهِدُ (باب مفاعلہ) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے: معاہدہ کرنا، عہد و پیمان کرنا۔

غَدَرَ	[عہد شکنی کرے] یہ غَدَرَ یَغْدِرُ (باب ضرب) سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بے وفائی کرنا، عہد شکنی کرنا۔

تَوَكَّلُونَ	[تم توکل کرو] یہ تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ (باب تفعل) سے جمع مذکر حاضر فعل مضارع کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے: بھروسہ کرنا، اللہ کے حوالے کرنا، اعتماد کرنا۔
خِمَاصًا	[بھوکے] یہ جمع ہے خَمِیْص کی۔ یعنی خالی پیٹ، بھوکا ہونا
بِطَانًا	[بھرے پیٹ] یہ جمع ہے بَطِیْن کی۔ جو عَظِیْمُ الْبَطْن پر بولا جاتا ہے یہاں مراد ہے: سیر ہوکر، بھرے ہوئے پیٹ۔

شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ	[اسلام کے احکام] یہ جمع ہے شَرِیْعَةٌ کی، جس کا مطلب ہے: اسلامی قانون، ضابطہ، قانون، اور شرائع سے مراد ہے: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ احکام جن میں فرض بھی ہیں، نوافل اور مستحبات بھی۔
جَامِعٌ	[جامع] جو ہر قسم کی خیر کو شامل ہو، اور آسان ہو، اور اس کا اجر بھی زیادہ ہو۔
رَطْبًا	[تر] یہ رَطَبَ یَرْطُبُ (باب کرم) سے مصدر ہے جس کا مطلب ہے: تر ہونا، نم ہونا۔ اور یہ کنایہ ہے کثرتِ ذکر سے۔ اور کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف اوقات کے جواذکار بتائے گئے ہیں، ان پر پابندی کی جائے اور عمومی اذکار بھی کثرت سے کیے جائیں۔

وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَإِسْنَادُ الْعِلْمِ إِلَيْهِ أَسْلَمُ



امام نووی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب

الاربعین النوویۃ

اور امام ابن رجب رحمہ اللہ کے مفید اضافات کیساتھ

جامع العلوم والحکم

کا نادر نسخہ



یطلب من

الوقف الإسلامي الخيري

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
Mob: 0322-6495123

www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com